سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(جمعرات29، جمعتہ المبارک30۔مارچ، بدھ،9۔ مئی2012)
(یوم الخمیس5،یوم الجمع6۔ جمادی الاوّل،یوم الاربعاء،17۔ جمادی الثانی1433ھ)

پندرھویں اسمبلی :چھتیسواں اور سینتیسواں اجلاس

جلد36:شمارہ جات : 1تا2

جلد37 :شمارہ: 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھتیسواں اجلاس

جمعرات،29۔مارچ2012

جلد 36:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	----------	1
2۔	ایجنڈا	----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	----------	12
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	13
6۔	چیئرمینوں کا پینل	----------	14

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نومنتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف	----------	14
	تعزیت		
8۔	سینئر صحافی حامد جاوید، ایس پی وہاڑی مقدس عاصمی اور معزز ممبر ڈاکٹر غزالہ رضا رانا کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت	----------	15
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	16
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	47
11۔	کورم کی نشاندہی	----------	69
	جمعتہ المبارک، 30۔مارچ2012		
	جلد 36: شمارہ 2		
12۔	ایجنڈا	----------	72
13۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	76
14۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	77
15۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	----------	78
	قرارداد		
16۔	صوبوں میں گیس وبجلی کی منصفانہ تقسیم سے متعلقہ دیگر مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کا مطالبہ	----------	79
17۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	----------	88
	قراردادیں		
18۔	صوبوں میں ویج ایوارڈ کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ	----------	89

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19۔	اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق پنجاب یونین آف جرنلسٹ کے کارکنوں کو ویج ایوارڈ کے تحت تنخواہیں اور بقایاجات کی ادائیگی کا مطالبہ ----------	90
20۔	کورم کی نشاندہی ----------	101
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
21۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ2012 ----------	101
	مسودات قانون (جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)	
22۔	مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ2012 ----------	102
23۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ2012 ----------	110
24۔	کورم کی نشاندہی ----------	118
25۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ2012(---جاری) ----------	119
26۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ2011 ----------	120
27۔	کورم کی نشاندہی ----------	129
28۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ2011(---جاری)----------	129
29۔	مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ2011 ----------	130
30۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن مصدرہ2011 ----------	137
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
31۔	مسودہ قانون (ترمیم) مذبحہ خانہ مویشی کنٹرول پنجاب مصدرہ2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	141

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
32۔	مسودہ قانون (ترمیم) (انضباط) ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	142
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
33۔	تحریک التوائے کار نمبر 1774/11 جعلی پیروں کی مبینہ مجرمانہ سرگرمیوں کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	143
34۔	مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور مصدرہ 2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ مصدرہ 2012 اور مسودہ قانون نصاب تعلیمی درسی کتب کی نگرانی و تعلیمی معیارات کی نگہداشت پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	144
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
35۔	مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ 2011 کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	146
36۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	146
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	147
38۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	148

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

سینتیسواں اجلاس

بدھ،9۔مئی2012

جلد 37

39۔ اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ---------- 150

40۔ ایجنڈا ---------- 152

41۔ ایوان کے عہدے دار ---------- 154

42۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 160

43۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 161

44۔ چیئرمینوں کا پینل ---------- 162

حلف

45۔ نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف ---------- 162

46۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ---------- 168

قرارداد

47۔ بہاولپور صوبہ کی بحالی کے لئے قومی کمیشن کی تشکیل کا مطالبہ ---------- 169

48۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ---------- 174

قرارداد

49۔ جنوبی پنجاب کے نام سے صوبہ بنانے کے لئے قومی کمیشن کی تشکیل کا مطالبہ ---------- 175

50۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ---------- 178

51۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(114)/2012/568. Dated.27th March 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, 29th March 2012 at 3.00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 27th March 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،29۔مارچ2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب،2012

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب ،2012ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر دوبارہ غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر3 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012 کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کچی آبادیاں پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

4

2۔ مسودہ قانون(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2012(مسودہ قانون نمبر2بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر56بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے

آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

5

5۔ مسودہ قانون(ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 54 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیاگیادوبارہ منظور کیاجائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک وبیدخل اشخاص 2011 (مسودہ قانون نمبر53بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک وبیدخل اشخاص 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بیدخل اشخاص 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیااور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بیدخل اشخاص 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیاگیا دوبارہ منظور کیاجائے۔

7۔ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز2011(مسودہ قانون نمبر52بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایاجائے۔

6

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011
(مسودہ قانون نمبر 49 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

قاعدہ 243 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پنجاب میں توانائی کے بحران پر بحث کی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قاعدہ 243 کی متعلقہ دفعات قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت پنجاب میں توانائی کے بحران کے سلسلے میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد) لانے کے لئے ، مستثنیٰ ہوں گی۔

ایک وزیر پنجاب میں توانائی بحران کے سلسلہ میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد) پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

3۔ کابینہ

1۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، مال اور مقامی حکومت و دیہی ترقی*
2۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن*، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم*، ٹرانسپورٹ*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29۔تا30۔مارچ 2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29۔تا30۔مارچ 2012) تفویض کیا گیا۔

8

3۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر منصوبہ بندی وترقیات کان کنی ومعدنیات اور توانائی*
4۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور واوقاف، بیت المال محنت اور ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ*
5۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
6۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر صنعت
7۔	ملک احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری وجنگلی حیات، سیاحت وترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی وقوت برقی*
8۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری محمد ایاز	:	داخلہ
2۔	محترمہ عفت لیاقت علی خان	:	ترقی خواتین
3۔	چودھری ندیم خادم	:	محنت
4۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
6۔	جناب محمد آصف ملک	:	ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ
7۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
8۔	راؤ کاشف رحیم خان	:	ہائر ایجوکیشن
9۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
10۔	جناب محمد مسعود لالی	:	آبپاشی
11۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
12۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
13۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
14۔	جناب عمران خالد بٹ	:	پبلک پراسیکیوشن
15۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
16۔	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	:	ایم پی ڈی ڈی
17۔	چودھری محمد اسداللہ	:	توانائی
18۔	جناب محمد اخلاق	:	سکولز ایجوکیشن

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن-No.Legis:4-1260/2009/42 مورخہ 16۔جنوری 2012 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
20۔	ڈاکٹر سعید الٰہی	:	صحت
21۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
22۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
23۔	پیر محمد اشرف رسول	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی گیری
24۔	جناب غلام نبی	:	کامرس و تجارت
25۔	رانا تنویر احمد ناصر	:	پی اینڈ ڈی
26۔	رانا محمد ارشد	:	امور نوجواناں، کھیل، تاریخی مقامات و سیاحت
27۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
28۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
29۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	خزانہ
30۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	انفارمیشن
31۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
32۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	ماحولیات
33۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	سردار قیصر عباس خان مگسی	:	مال
36۔	سردار ملک جہانزیب وارن	:	وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم
37۔	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	:	کانکنی اور معدنیات

11

38۔ ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ : بہبود آبادی

39۔ جناب جوئیل عامر سہوترا : انسانی حقوق واقلیتی امور

40۔ جناب خلیل طاہر سندھو : قانون وپارلیمانی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

12

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

جمعرات،29۔مارچ2012

(یوم الخمیس،5۔ جمادی الاوّل1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر48منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَامُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ
ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَبۡشِرُواْ بِٱلۡجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمۡ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحۡنُ أَوۡلِيَآؤُكُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۖ
وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَشۡتَهِيٓ أَنفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلٗا مِّنۡ غَفُورٖ رَّحِيمٖ ﴿٣٢﴾

سورة حٰمٓ السجدة / فُصّلَت آیات 30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں)۔ اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی) (31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اللہ کی رحمت کا وہ حقدار نہیں ہے
سلطانِ مدینہ سے جسے پیار نہیں ہے
رکھی ہے خُدا نے جو پسینے میں نبیؐ کے
دُنیا کی کسی شے میں وہ مہکار نہیں ہے
انمول وہ ہو جاتا ہے بازارِ نبیؐ میں
جس دِل کا زمانے میں خریدار نہیں ہے
سرور کی نظر آپؐ کی رحمت پہ لگی ہے
دامن میں عمل کوئی بھی سرکارؐ نہیں ہے

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

حلف

نومنتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں پر محترمہ رضیہ جوزف حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹ پر چلی جائیں اور حلف کے لئے کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے محترمہ رضیہ جوزف سے حلف لیا)

آپ کو مبارک ہو۔

محترمہ رضیہ جوزف: بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر محترمہ رضیہ جوزف نے ڈائس پر آکر حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

تعزیت

سینئر صحافی حامد جاوید، ایس پی وہاڑی مقدس عاصمی اور معزز ممبر ڈاکٹر غزالہ رضارانا کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سینئر صحافی حامد جاوید انتقال فرما گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! مقدس عاصمی ایس پی وہاڑی بھی حادثے میں انتقال فرما گئی ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! ڈاکٹر غزالہ رضارانا صاحبہ کے بھائی بھی وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب سپیکر: تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

محترمہ رضیہ جوزف صاحبہ بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ رضیہ جوزف: جناب سپیکر! میں آپ کی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آج آپ کی قیادت میں مجھے حلف اٹھانے کا موقع ملا۔ میں پورے ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں خصوصی طور پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور اپنی پارٹی مسلم لیگ(ن) کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے مجھے ایم پی اے منتخب کرایا۔ میں انشاء اللہ ان کی قیادت میں اپنی پارٹی کے منشور کے مطابق چلنے کی پوری کوشش کروں گی۔ میں یہاں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ میں آج بھی میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ(ن) کے ساتھ ہوں، کل بھی ساتھ تھی اور آنے والے وقت میں بھی ساتھ رہوں گی۔ مجھے اپنی پارٹی کے منشور کے مطابق پاکستان کی سالمیت کے لئے جو بھی ذمہ داری سونپی جائے گی میں اس کی انجام دہی کے لئے دن رات کوشاں رہوں گی۔ آپ سب کا بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب وسیم قادر کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 2219 ہے۔ (معزز خاتون ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

لاہور شہر میں آبادی والے علاقوں سے ماربل کاٹنے والی فیکٹریوں کو ختم کرنے کا مسئلہ

*2219: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے مختلف علاقے مثلاً مسلم ٹاؤن، سمن آباد، ٹاؤن شپ اور ہربنس پورہ میں ماربل کاٹنے والی مشینیں آبادی میں لگی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ماربل کاٹنے والی فیکٹریوں کے پاس منظوری کا سرٹیفکیٹ نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور کے آبادی والے علاقوں سے ماربل فیکٹریوں کو ختم کرنے اور ان مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے مختلف علاقوں مثلاً مسلم ٹاؤن (اچھرہ) سمن آباد ٹاؤن شپ (کالج روڈ) اور ہربنس پورہ میں ماربل سلیب کاٹنے والی مشینیں لگی ہوئی ہیں۔

(ب) ماربل ورکس بطور سروس انڈسٹری ہونیکی وجہ سے بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سالانہ بنیادوں پر کام کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحولیات نے شہری آبادی والے علاقوں میں موجود ماربل فیکٹریوں کا سروے فوری شروع کر دیا ہے۔ غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے

ان کو بند کر دیا گیا ہے۔مزید برآں دیگر فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جز(الف)کے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ سمن آباد، مسلم ٹاؤن اور ہربنس پورہ میں ماربل سلیب کاٹنے والی مشینیں آبادی کے اندر لگی ہوئی ہیں۔انہوں نے جز(ج)کے جواب میں بھی خود کہا ہے کہ ماربل فیکٹریوں کا سروے فوری شروع کر دیا ہے اور غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ یہ جواب 12۔مارچ2012 کو آیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کتنی فیکٹریوں کو بند کیا ہے اور ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی،ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!اب تک تقریباً110 فیکٹریوں کو نوٹس جاری کئے جاچکے ہیں اور مزید کام ہو رہا ہے۔اس میں جو فیکٹریاں غیر قانونی طور پر قائم ہیں ان کو بند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ جز(ج)کے جواب کو پڑھ لیں۔انہوں نے categorically یہ بات mention کی ہے کہ غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ میں اب یہ لکھا ہوا جواب صحیح تسلیم کروں یا جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ارشادات فرمارہے ہیں ان کو صحیح تسلیم کروں؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!سوال یہ ہے کہ کیا حکومت لاہور کے آبادی والے علاقوں سے ماربل فیکٹریوں کو ختم کرنے اور ان مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ محکمہ ماحولیات نے شہری آبادی والے علاقوں میں موجود ماربل فیکٹریوں کا سروے فوری شروع کر دیا ہے۔غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔مزید برآں دیگر فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے صرف اس کی وضاحت فرمادیں کہ کیا مجھے یہ اردو کی چار لائنیں پڑھنی نہیں آتیں؟ یہ تو ایسے ہی ہے کہ "سوال گندم اور جواب چنا"۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ان کے محکمہ نے یہاں پر لکھا ہے کہ کارروائی کرتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ میں نے پہلا ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ میں نے دوسرا سوال یہ کیا کہ یہ مجھے بتائیں کہ میں ان کے جواب کو سچ مانوں یا جو لکھا ہوا ہمیں فراہم کیا گیا ہے اس کو سچ مانوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کو بات ختم کر لینے دیں پھر اُس کا جواب دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ یہ بات جانتے ہیں اور common practice چلی آ رہی ہے کہ ہمیشہ اس ایوان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اس طرح سے مضحکہ خیز جوابات دیئے جاتے ہیں۔ پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بالکل irrelevant اور غلط جوابات دیتے ہیں۔ اگر انہوں نے تیاری کر کے نہیں آنی تو پھر آپ سے میری یہ التجا ہے کہ یہ وقفہ سوالات ختم کر دیں کیونکہ اس کا فائدہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ مزید expose ہوتے ہیں کہ یہ کتنے incompetent ہیں اور جس محکمہ لوکل گورنمنٹ کو یہ represent کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کی performance پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پہلے جواب سے عیاں ہو رہی ہے اس لئے بہتر ہے کہ اِن کو گھر بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی recommendation کوئی مانے گا تو بھیج دیں، مجھے کیا اعتراض ہے؟ محترمہ! ابھی آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ہمیشہ ماحول خراب کرتا ہے اس لئے اِس کو بٹھا دیں۔

جناب سپیکر: وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ کچھ خیال کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں اور وہ ایک جذباتی تقریر تو ضرور کرتی ہیں لیکن اس وقت وہ بات کو سمجھنے کی کوشش سے بھی قاصر ہیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ 110 فیکٹریوں کو notice جاری ہو چکے ہیں اور

کالج روڈ پر چند فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جا چکی ہے۔اگر مزید یہ point out کرتی ہیں کہ ایسی غیر قانونی فیکٹری جس کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی تو ہم اُس کا فوری حل نکالیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمیں اس بات کی خوشی ہے اور میں فخر محسوس کرتی ہوں کہ اس قوم کے لئے میرے جذبات ہیں مگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے اس پنجاب کے عوام کے لئے جذبات بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال پر آئیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئی ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اگر اس قوم کا تھوڑا سا احساس ہوتا تو وہ مجھے جواب دیتے کہ کتنی فیکٹریاں بند ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے کہا ہے کہ 110 فیکٹریوں کو notice جاری کئے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وہ مجھے اس بات کا جواب دیتے کہ کتنی فیکٹریاں بند ہوئی ہیں لیکن میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کتنی فیکٹریوں کو notices issue کئے گئے بلکہ میں نے categorically یہ بات پوچھی ہے کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئی ہیں اگر انہوں نے لکھا ہے کہ فیکٹریاں بند کی گئی ہیں تو بتائیں کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئی ہیں؟ میں نے تو بہت آسان اور چھوٹا سا سوال پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! فیکٹری بند کرنے کے لئے قانون کے تحت پہلے notice دینا پڑتا ہے اور قانونی کارروائی عمل میں لانے کے بعد متعلقہ فیکٹری کو بند کیا جاتا ہے۔اب تک ہم نے 110 فیکٹریوں کو notices جاری کر دیئے ہیں جن کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ جو بھی فیصلہ آئے گا وہ آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ غلط جواب دینے والوں کے خلاف کیا کارروائی کریں گے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! [******]

جناب سپیکر: No cross talk please. ایسے غیر پارلیمانی الفاظ اگر کارروائی میں آ گئے ہیں تو انہیں حذف کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے بھائی نے مجھے procedure بتادیا ہے جس کے لئے میں ان کا بڑا احترام کرتی ہوں۔ یہاں پر جواب میں mention کیا ہوا ہے کہ فیکٹریاں بند کر دی گئی ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف یہ بتادیں کہ جس محکمہ نے یہ غلط جواب دیا ہے اُس کے خلاف یہ کیا کارروائی کریں گے کیونکہ ہر وقفہ سوالات میں یہی کچھ ہوتا ہے۔ آج مجھے اِن سے یہ پوچھنا ہے کہ اس غلط جواب کے عوض یہ کیا کارروائی کریں گے؟

جناب سپیکر: الحمدللہ جب سے آپ نے سوال دینے شروع کئے ہیں تو میرے خیال میں کبھی بھی آپ نے یہ نہیں کہا کہ یہ جواب صحیح آگیا ہے۔ آپ ہر جواب کے بارے کہتی ہیں کہ یہ غلط ہے This is not good

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے خود کہا ہے کہ فیکٹریاں بند کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کسی فیکٹری کو بند کیا ہے یا کرنا چاہتے ہیں اور اب کہاں تک پہنچے ہیں؟ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ notices جاری کئے گئے ہیں جس کے بعد چند فیکٹریاں بند بھی کی گئی ہیں جن کی تفصیلات میں اِن کو فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: یہ اُن کو بتانے والی بات نہیں ہے۔ سوال ایوان کی پراپرٹی ہے اس لئے آپ کو ایوان کو بتانا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پہلے فرمایا ہے کہ صرف notices جاری ہوئے ہیں اور فیکٹریاں بند نہیں ہوئیں لیکن ابھی جب میں نے اس بات کو point out کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ بند ہو گئی ہیں۔ یہ مجھے اس کا figure بتادیں کیونکہ اس سوال کا جواب 2012 میں آیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس چیز کا کیوں نہیں پتا یا اب تک اُدھر سے بوٹی کیوں نہیں آئی کہ اب تک دو، چار یا پانچ فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں؟ مزید یہ اس floor پر یہ بھی بتائیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط جواب دینے والوں کے خلاف کیا کارروائی کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ موجودہ حالات میں جب فیکٹریوں میں بجلی نہیں آئے گی اور گیس نہیں ملے گی تو وہ ویسے ہی بند ہو جائیں گی۔ میں بتا رہا ہوں کہ آج کل کے حالات میں فیکٹریاں چلنے کے قابل ہی نہیں رہیں۔

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ شخص ایوان کا ماحول خراب کرتا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھیں۔ میں خود اُن سے پوچھتا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ کرنل صاحب! پلیز آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! بجلی اور گیس نہ ملنے کی صورت میں ملک کی ساری فیکٹریاں بند پڑی ہوئی ہیں۔ یہ کوئی بات ہے۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! پورے ملک کی فیکٹریاں بند ہوتی جا رہی ہیں کیونکہ وہاں پر گیس اور بجلی نہیں ہے۔ میں یہاں پر کون کون سی فیکٹریوں کا نام لوں یہاں تک کہ فیصل آباد اور لاہور کی تمام انڈسٹری تباہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی دو، گیس دو" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! گیس اور بجلی نہیں ہے جس کی وجہ سے غریب لوگ مر گئے ہیں۔ میں کون سی فیکٹری کا نام لوں؟ یہاں پر تو کوئی فیکٹری چلنے کے قابل ہی نہیں رہی۔ یہ چند فیکٹریوں کی بات کرتے ہیں مگر یہاں پر پاکستان کی تمام انڈسٹری تباہ ہو گئی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا اپنا وقت ضائع ہو رہا ہے مجھے کیا اعتراض ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "خادمِ اعلیٰ ضدی ہیں" کی نعرہ بازی)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے سوال کا جواب تو دیں۔

جناب سپیکر: آپ سب خاموشی اختیار کریں۔ آپ کو پوری قوم اور دنیا دیکھ رہی ہے لہذا کچھ خدا کا خوف کریں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے جواب لینے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! نہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں دے رہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیشہ غلط بات کرتے ہیں اور اِن کو خواتین سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کیا بات کر گئے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں You are nobody to say this you are not allowed. پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جن کو آپ نکال رہے ہیں یا جن کی فیکٹریوں کو آپ بند کر رہے ہیں، کیا آپ ایسے بندوں کو پھر سوئی گیس کا connection دینا چاہتے ہیں؟ آپ اس بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جن چند فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اُس کی تفصیل میں ضرور فراہم کر دیتا ہوں لیکن میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آج پوری قوم کی فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں کیونکہ آج پٹرول نہیں ہے، آج گیس نہیں ہے، آج ملک کا مزدور طبقہ بے روزگار ہو چکا ہے، آج مزدور مر رہا ہے اور لوگوں کو روزگار نہیں مل رہا۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ انہوں نے پورے ملک کا ستیاناس کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ارکان حزب اختلاف کی طرف سے
"خادم اعلیٰ ایوان میں آؤ، 200ڈیم بنانے کا وعدہ نبھاؤ" کی نعرہ بازی)
(شوروغل)

جناب سپیکر: معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! آج پورے ملک میں بجلی و گیس کا بحران ہے اور انہوں نے ملک کا بُرا حال کر دیا ہے۔ یہ لوگ بجلی نہیں دیتے اور گیس نہیں دیتے تو پھر ان کا کیا علاج کریں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"زرداری بجلی چور، وزیراعظم گیلانی بجلی چور، زرداری حکومت ہائے ہائے
اور وزیراعظم ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)
(شوروغل)

جناب سپیکر: معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House. I say order in the House. No cross talk. Please sit down

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طاہر احمد سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ سیمل کامران صاحبہ کے سوال کے جواب میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو جب جواب دینا نہیں آیا تو پھر انہوں نے ایوان کا ماحول خراب کیا جو کہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کیونکہ کام کی بات تو انہوں نے کی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

MR SPEAKER: Order in the House. Please sit down

جی، سندھو صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 21-09-2008 کو یہ سوال موصول ہوا، 30-12-2008 کو محکمہ کو جواب کے لئے ترسیل کیا گیا اور 12-03-2012 کو اس کا جواب موصول

ہوا جو کہ انتہائی unsatisfactory ہے اور I am sure کہ میرے محترم بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اسے پڑھا نہیں ہے اور جو stereotype جواب آیا ہے وہ انہوں نے دے دیا ہے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا ماشاء اللہ دماغ ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ چار سالوں میں اس حوالے سے کیا کارروائی ہوئی؟ ان چار سالوں میں صرف نوٹس دیئے ہیں تو ان سے کوئی پوچھے کہ یہ نوٹس کس قانون کے تحت دیئے ہیں اور کیا ان پر responsibility fix کی ہے؟ میرے محترم بھائی نے جواب تو پڑھا نہیں ہے اور یہاں پر لڑائی جھگڑا اور ماحول خراب کرنے آ گئے ہیں جو کہ بڑی غلط بات ہے۔ یہ پہلے میری اس بات کا جواب دیں کہ انہوں نے نوٹس کس قانون کے تحت دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پارلیمانی سیکرٹری معافی مانگیں یا استعفیٰ دیں" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: I say sit down. Order please. I say order in the House

سندھو صاحب! آپ تو ضمنی سوال پر تھے اور آپ نے کوئی اور ہی بات شروع کر دی۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ انہوں نے نوٹس کس قانون کے تحت دیئے ہیں اور کن لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ ان کے پاس جواب ہی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے سوال کے مطابق جواب دیا ہے اور نہ ہی یہ تیاری کر کے آئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کی ذہنیت اس قسم کی ہے جس کی وجہ سے یہ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ 110 فیکٹریوں کو نوٹس جاری ہو چکے ہیں جن کی تفصیلات فراہم کر دی جائیں گی اور جو چند فیکٹریاں بند کی گئی ہیں ان کی بھی وضاحت کر دی جائے گی۔ میں بڑی واضح اور clear بات کر چکا ہوں۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط جواب پر معافی مانگیں یا استعفیٰ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے اور آپ ایوان کا وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کی وضاحت ہو چکی ہے اور یہ صرف بات کا بتنگڑ بنا رہے ہیں کیونکہ میں واضح بات کہہ چکا ہوں کہ 110 فیکٹریوں کو نوٹس جاری ہو چکے ہیں اور جو فیکٹریاں بند ہوئی ہیں ان کی clearance بھی میں دے دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 2308 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ بکنوال یو سی 37 واہگہ ٹاؤن میں سڑک کی تعمیر کا مسئلہ

*2308: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ نیو بکنوال یو سی۔37 پی پی۔144 واہگہ ٹاؤن مین سڑک کی پچھلے دور حکومت میں تعمیر شروع ہوئی لیکن سڑک مکمل نہ ہو سکی، وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) اس سڑک کے لئے حکومت نے کتنا فنڈز رکھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک پر جگہ جگہ مٹی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت نیو بکنوال مین سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی تعمیر شروع نہ کی گئی۔

(ب) مذکورہ سڑک منظور نہ ہونے کی وجہ سے فنڈ بھی مہیا نہ کیا گیا۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ سڑک کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً10.107 ملین روپے سال 2007 میں تیار کیا گیا اور منظوری کے لئے بھیجا گیا سکیم منظور نہ کی گئی۔ جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے مذکورہ سڑک کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جز(د) میں جواب دیا ہے کہ 2007 میں یہ سکیم 10.107 ملین روپے میں تیار کی گئی تھی لیکن منظوری نہ ہوئی۔ یہ سوال 09-2008 کو بھیجا گیا اور تین چار سال ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 2007 میں یہ منصوبہ منظور نہ ہوا تھا لیکن اس سوال کو گئے ہوئے ابھی چار سال ہو گئے ہیں اور آج 2012 ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ان چار سالوں میں کیا کیا ہے اور یہ منصوبہ ابھی تک التوا میں کیوں پڑا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے سوال کے جز(د) میں لکھا ہے کہ 2007 میں یہ منصوبہ منظور نہیں ہوا تھا لیکن ابھی چار سال گزر گئے ہیں تو حکومت پنجاب کے اس محکمے نے کیا اقدامات کئے ہیں، یہ منصوبہ ابھی کس stage پر ہے اور اس کے فنڈز کیوں منظور نہیں کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے ابھی تک کیا اقدامات کئے ہیں، یہ منصوبہ ابھی تک کیوں منظور نہیں ہوا اور اس میں کیا مسئلہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محلہ نیو بکنوال یو سی۔37 پی پی۔144 واہگہ ٹاؤن مین سڑک کی پچھلے دور حکومت میں تعمیر شروع ہوئی لیکن سڑک مکمل نہ ہو سکی، وجہ بیان فرمائیں؟ جس کا جواب یہ تھا کہ درست نہ ہے مذکورہ سڑک کی تعمیر شروع نہیں کی گئی لیکن اب اس کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ دو سال قبل یونین کونسل 37 نے اپنے فنڈز تقریباً9 لاکھ روپے سے سڑک کا کچھ حصہ تعمیر کروا دیا اور سڑک کا بقایا حصہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہ ہو سکا۔ یہ وسیم قادر صاحب کا حلقہ ہے اور اس کی latest information یہ ہے کہ جناب وسیم قادر

نے اس سڑک کی تعمیر کے لئے چیف منسٹر صاحب سے directive جاری کروالیا ہے اور یہ سڑک جلد تعمیر ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ یہ سکیم منظور نہ کی گئی ہے، جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ جیسے ہی فنڈز ملیں گے تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ یا تو یہ جواب غلط ہے یا پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط کہہ رہے ہیں مجھے بتایا جائے کہ ان میں درست کیا ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میں آپ ددنوں اطراف کے معزز ممبران سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ cross talk اور ایک دوسرے پر بیٹھ کر comments کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ I don't like this. جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سوال سابقا حکومت کے متعلق کیا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محلہ نیو بکنوال یو سی۔37 پی پی۔144 واہگہ ٹاؤن مین سڑک کی پچھلے دور حکومت میں تعمیر شروع ہوئی لیکن سڑک مکمل نہ ہو سکی، وجہ بیان فرمائیں؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر پچھلے دور میں نہ کی گئی تھی اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک منظور نہ ہونے کی وجہ سے فنڈز بھی سابقا دور میں مہیا نہ کئے گئے تھے۔ لیکن جو میں نے اس کے موجودہ دور کی پوزیشن واضح کی ہے تو وہ یہ ہے کہ اس سڑک کا 9 لاکھ روپے سے کچھ حصہ تعمیر ہو چکا ہے، بقایا حصے کے لئے چیف منسٹر صاحب کا directive جاری ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سڑک جلد تعمیر ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ total contradiction ہے۔ یا یہ جواب غلط ہے یا پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اب غلط کہہ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جیسے ہی سکیم منظور ہو گی کام شروع ہو جائے گا اور ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر کچھ فنڈز لگ چکے ہیں، کچھ کام ہو چکا ہے اور کچھ کام ہو جائے گا۔ سابقا حکومت کی بات نہیں ہے، ہم یہ پوچھتے ہیں کہ پچھلے تین چار سال میں موجودہ حکومت نے کیا کیا؟

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ تو رہے ہیں کہ انہوں نے 9لاکھ کا کام کیا ہے اور باقی کے لئے directive جاری ہو چکا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ بات relevant نہیں ہے اور وہ relevant بات کریں۔ ابھی یہ جواب میں کہہ رہے ہیں کہ اس پر کام شروع ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ممبر ہونا بھی relevant ہے لیکن وہ بھی نہیں ہے، مجھے آپ کی بات پر افسوس ہو رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس میں 2007 کا ذکر کیا گیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا پڑے گا کہ جز (ب) میں سوال کیا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سڑک پر جگہ جگہ مٹی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں تو جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے چار سال سے وہاں پر مٹی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ کب تک وہاں پر عوام کے مقدر میں یہ مٹی کے ڈھیر پڑے رہیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جز (ب) کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ درست ہے کیونکہ سڑک کے دونوں طرف قبرستان ہے، قبروں پر مٹی ڈالنے کے لئے وہاں پر مٹی والے آتے ہیں اور وہاں پر مٹی کی ڈھیری لگا کر اپنی ضرورت کی مٹی قبروں تک لے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر مٹی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے پوچھنا یہ ہے کہ مٹی سڑک پر پڑی ہوئی ہے اور یہ سڑک وہاں کے عوام کے نصیب میں کب تک بنے گی؟ کیونکہ چار سال تو مٹی کے ڈھیر کے ساتھ گزر گئے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ وہ سڑک کب تک بنے گی یا اسے بنانا ہی نہیں ہے کیونکہ غلطی سے پچھلے دور

حکومت میں یہ سڑک بنانے کا منصوبہ دیا گیا تھا تو کیا یہ پچھلے دور حکومت کا منصوبہ تھا جس کی وجہ سے بنایا نہیں جا رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ پچھلی سابقا حکومت اس کو نہ بنا سکی اور نہ فنڈز دے سکی۔ اس کا 9لاکھ سے کچھ حصہ تعمیر ہو چکا ہے، باقی کے لئے CM directive issue ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ سڑک جلد مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2524 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایم اے پاکپتن، سوئی گیس کنکشن کے لئے این او سی جاری کرنے کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2524: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کونسل پاکپتن نے سوئی گیس کنکشن کے لئے کتنے این او سی جاری کئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان جاری شدہ این او سیز سے کتنی فیس سرکاری طور پر وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان کنکشن سے سڑکات کی کھدائی کے لئے کتنی رقم محکمہ سوئی گیس سے وصول ہوئی یا محکمہ سوئی گیس سے ڈیمانڈ کی گئی ہے؟

(د) محکمہ سوئی گیس کے کنکشنز سے کھدائی شدہ سڑکات کی دوبارہ تعمیر کے لئے کتنے فنڈز یکم جولائی2005 سے یکم جنوری2009 تک مختص کئے گئے اور کتنے لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) ٹی ایم اے ہذا نے 14.03.2007 تا 31.12.2011 کل 1910 کنکشنز جاری کئے۔

(ب) ان جاری شُدہ NOCs سے مبلغ۔/3,30,370 روپے وصول ہوئے۔

(ج) محکمہ سوئی گیس کو متعدد بار لکھا گیا کہ وہ روڈکٹ کی مد میں مبلغ۔/3,02,34,000 روپے ٹی ایم اے ہذا کو جمع کروائے لیکن تاحال کوئی رقم محکمہ سوئی گیس کی طرف سے موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) وزیرِاعلیٰ پنجاب کی جانب سے پاکپتن کے لئے سٹی پیکیج کا اعلان کر دیا گیا تھا جس کے لئے 300 ملین روپے کی رقم مہیا کی گئی بعدازاں پراونشل ہائی وے پنجاب نے سڑکات کی تعمیر ومرمت کا کام شروع کروادیا جس کی وجہ سے TMA نے سڑکات کی دوبارہ تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی۔تاہم اب ڈھکی ایریا کے لئے مبلغ۔/20,00,000 روپے برائے سوئی گیس کٹ کی مرمت کے لئے اشتہار دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!اس سوال کی جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ ان کنکشن سے سڑکات کی کھدائی کے لئے کتنی رقم محکمہ سوئی گیس سے وصول ہوئی یا محکمہ سوئی گیس سے ڈیمانڈ کی گئی ہے اور جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ محکمہ سوئی گیس کو متعدد بار لکھا گیا کہ وہ روڈکٹ کی مد میں مبلغ ۔/3,02,34,000 روپے ٹی ایم اے ہذا کو جمع کروائے لیکن تاحال کوئی رقم محکمہ سوئی گیس کی طرف سے موصول نہ ہوئی ہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ چار سال ہو چکے ہیں اور تقریباً 3 کروڑ روپے کا بجٹ جو انہوں نے ان سے مانگا تھا اگر یہ ابھی تک نہیں موصول ہوا تو اس کے لئے کیا انہوں کی کوئی قانونی کارروائی کی ہے یا اس کو وصول کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ نے کوئی پیشرفت کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!ٹی ایم اے ہذا نے 14-03-2007 سے لے کر 31-12-2011 تک یہ تمام کنکشن مکمل

کئے اور جس کے کٹ کی مد میں سوئی گیس محکمہ کو مبلغ۔/3,02,34,000 روپے کے ٹی ایم اے کو notices گئے ہیں اور ان کو متعدد بار notices بھیجے گئے ہیں جن میں سے ایک notice میرے پاس بھی موجود ہے کہ یہ رقم جمع کروائی جائے لیکن ابھی تک گیس کا محکمہ یہ رقم جمع کروانے سے قاصر ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر ان کے متعلقہ محکمے نے کوئی سڑک بنانی ہو تو جب تک یہ کروڑوں اور اربوں روپے سوئی گیس محکمے کو جمع نہ کرائیں تو سوئی گیس محکمہ کا کوئی بھی فرد وہاں آکر گیس کی پائپ لائن کو shift کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور ان کا متعلقہ صرف سڑک بنانے اور سوئی گیس کی پائپ لائن تبدیل کرنے کے لئے اربوں روپے یعنی سوئی گیس محکمہ کو جمع کروا چکا ہے۔ یہ صرف اس شہر کی مثال نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کے اندر جہاں جہاں ان کے متعلقہ محکمے کی سڑکیں بنی ہوئی ہیں وہاں پر سوئی گیس کے محکمے نے ہزاروں اور لاکھوں روڈکٹ لگائے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق آج تک اس محکمہ کو سوئی گیس نے سنگل پائی بھی اس روڈکٹ کی مد میں جمع نہیں کرائی۔ میرے سوال کا مقصد ہے کہ یہ تین سال سے notice دے رہے ہیں اور ان تین چار سالوں میں سوئی گیس کے محکمے نے پورے پنجاب میں روڈکٹ مد میں کوئی پیسے جمع کروائے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے کہ پورے پنجاب میں روڈکٹ مد میں پیسے جمع کرائے گئے ہیں لیکن جو میرے پاس رقم موجود ہے اس میں مبلغ۔/3,02,34,000 روپے تحصیل میونسپل پاکپتن کے ذمہ بقایا ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے وہ آ گئے ہیں۔ جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1910 کنکشن جاری کئے گئے ہیں، یہ انہوں نے اپنے ریکارڈ سے لیا ہے یا سوئی گیس آفس سے ریکارڈ شدہ ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اس سے کہیں زیادہ کنکشن جاری ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بتایا جائے کہ یہ کتنی فیس لیتے ہیں کیونکہ این او سی کی تعداد کے مطابق انہوں نے روڈکٹ کے صرف 3 لاکھ 30 ہزار روپے وصول کئے ہیں کیا اتنی کم قیمت میں سڑک کی repair ہو سکتی ہے؟ انہوں نے

کل 1910 کنکشن بتائے ہیں۔ یہ انہوں نے اپنے ریکارڈ سے بتائے ہیں یا سوئی گیس کے محکمے سے لے کر بتائے ہیں، انہوں نے کل کتنے کنکشن جاری کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! TMA ہذا کے اپنے accounts کے مطابق 1910 کنکشن جاری ہو چکے ہیں جن کا روڈکٹ 3 کروڑ 2 لاکھ 34 ہزار روپے بنتا ہے جبکہ جتنے این او سی جاری ہوئے ان سے 3 لاکھ 30 ہزار 370 روپے وصول کئے جا چکے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال بڑا واضح ہے کہ این او سی جاری کرنے کی TMA جو فیس وصول کرتا ہے وہ کیا مقرر کی گئی ہے اور انہوں نے عوام سے کنکشن کے لئے این او سی جاری کرنے کی کتنی فیس وصول کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہر TMA کی اپنے شیڈول کے مطابق فیس ہوتی ہے اس کی وضاحت کر دی جائے گی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شیڈول کیا ہے؟ میرا سوال بڑا واضح ہے انہوں نے جو amount بتائی ہے کہ 3 لاکھ 30 ہزار روپے 1910 این او سی جاری کر کے وصول کئے ہیں تو انہوں نے کس طرح سے calculate کر کے ان کو notices جاری کئے ہیں جس کی رقم 3 کروڑ روپے سے زائد ہے جو انہوں نے سوئی گیس سے لینا ہے اور تین سالوں سے نہیں پچھلے چھ سالوں سے وہاں پر کنکشن دیئے جا رہے ہیں اور TMA کی طرف سے کوئی repair نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ جو یہ بتا رہے ہیں کہ دھکی کے ایریا کی مرمت کے لئے 20 لاکھ روپے رکھے ہیں وہ ان کے پاس کہاں سے آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! دھکی کے لئے جو 20 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں وہ وزیراعلیٰ پنجاب نے پاکپتن کے لئے جو سٹی پیکیج کا اعلان کیا ہے 300 ملین روپے اس میں سے شامل کئے گئے ہیں نہ کہ سوئی گیس کے فنڈز میں سے شامل کئے گئے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا میرے بھائی غلط جواب دے رہے ہیں، یہ دونوں جوابات غلط ہیں۔ پہلے کنکشن کی تعداد بھی غلط بتائی گئی ہے اور دوسری بات جو یہ سٹی پیکیج کا فرما رہے ہیں کہ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے جو ہمارے لئے سٹی پیکج دیا ہے وہ دھکی سے ارد گرد

یا باقی شہر کی roads بنانے کے لئے تھا۔ دھکی کے لئے 20 لاکھ روپے رکھنا سٹی پیکج کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ وہ پیسا جو یہ فرما رہے ہیں کہ سٹی پیکج سے وہاں پر لگا وہ بھی غلط ہے اور سٹی پیکج میں روڈ کٹ لگے ہیں، بعد میں بھی لگے ہیں لیکن جہاں تک دھکی کا تعلق ہے وہ تو علیحدہ سے ہے، میں نے سوئی گیس کے حوالے سے یہ پوچھا تھا کہ یہ پیسا کتنے عرصے سے due ہے کیوں نہیں لیا گیا، اس کا ذمہ دار کون ہے، اس کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، واجب الادا رقم کس طرح وصول کرائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! 2007-03-14 سے یہ کام شروع ہوا اور مختلف مراحل میں ہوتا ہوا 2011-12-31 تک یعنی پچھلے سال کے آخر تک چلتا رہا۔ اس میں متعدد بار محکمہ گیس کو نوٹس دیئے گئے کہ ہمیں رقم جمع کرائی جائے مگر وہ ابھی تک رقم جمع نہیں کرا سکے ان کو متعدد نوٹس دیئے گئے ہیں اس کے بعد اس پر انشاء اللہ مزید کارروائی کی جائے گی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر ہم اپنی Provincial Government کا کوئی منصوبہ شروع کرتے ہوئے کسی سڑک کو بناتے ہیں وہاں پر اگر سوئی گیس کا کوئی پائپ damage ہو جائے، بجلی کا کھمبا side پر کرنا ہو یا وہاں سے ٹیلیفون کی کوئی لائن گزرتی ہو تو اس کے لئے وہ ہم سے فوراً پیسے لے لیتے ہیں اس کے بغیر وہ کوئی کام کرنے نہیں دیتے۔ اگر وہ پیسے نہیں دے رہے تھے تو TMA پاکپتن نے کنکشن کے لئے این او سی جاری کیا تو کیوں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: ان کے سوال کا جواب آ رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہم اس رقم کو فوری collect کرنے کی کوشش کریں گے اور اس پر سخت کارروائی کریں گے، جو ہو سکے گا کریں گے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ گزارش کروں گا۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے بھی آپ سے گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب!آپ کیا کرتے ہیں؟ Question Hour چل رہا ہے، میں آپ کو Question Hour کے بعد اجازت دوں گا۔ جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! ہماری پنجاب اسمبلی کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے اداروں کی کوتاہیوں کی پردہ پوشی کریں ہمارا مقصد ان میں بہتری لانا ہے۔ کسی ذمہ دار کو آج تک اس کی negligence پر کبھی کوئی سزا دی گئی ہے؟ ہمارے پاکپتن کی جو حالت بُری ہوئی ہے اور اس وجہ سے ہمارے لئے اور ہماری گورنمنٹ کے لئے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں اس کا ذمہ دار محکمہ لوکل گورنمنٹ ہے یا اس کا TMA کا ادارہ ہے۔ آج یہ فرما رہے ہیں کہ ہم آئندہ سے strict action لیں گے۔ ہماری governance کو بدنام نہ کیا جائے اس میں بہتری لانے کے لئے یہ commitment کریں کہ ہم ان کے فلاں فلاں افسران کے خلاف یہ یہ کارروائی کریں گے۔ اس negligence پر نہ صرف پاکپتن میں بلکہ جہاں پر بھی محکمہ کی طرف سے کوئی زیادتی ہو رہی ہے یا negligence ہو رہی ہے اس پر action ہونا چاہئے۔ ان کی لاپروائی کی وجہ سے عوام مسائل کا شکار ہیں اور بدنامی ہماری حکومت کو ملتی ہے ان کے ذمہ دار ہم تو نہیں ہیں۔ ہمیں ان کو سزا دلوانے کے لئے قانونی طریق کار اختیار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی! یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن آپ کی suggestion آ گئی ہے۔ جی، شاہجہان احمد بھٹی صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کی commitment آ لینے دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، شاہجہان احمد بھٹی صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ ہم سے ناراض ہیں؟

MR SPEAKER: This is Question Hour my dear. This is for us, not for anybody else.

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ ہماری بات کیوں نہیں سنتے؟

جناب سپیکر: میں سنوں گا آپ کی بات، کیوں نہیں سنوں گا؟ میں نے آپ کو کہا ہے کہ میں آپ کی بات سنوں گا لیکن Question Hour کے فوری بعد سنوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:جناب سپیکر!میں Question Hour میں ہی بات کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر:یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔تو پھر کیا میں Question Hour چھوڑ دوں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!اگر چیف منسٹر پنجاب آ جائیں تو کیا ہم ان کو ٹائم نہیں دیں گے؟گوندل صاحب پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب سپیکر:پارلیمانی لیڈر تو اُدھر بیٹھے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!گوندل صاحب ہماری پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں،آپ کن rules کے تحت ان کو بات کرنے سے روک سکتے ہیں؟

MR SPEAKER: There is no such provision, no such office I tell you.

آپ کی بڑی مہربانی شاہجہان احمد بھٹی صاحب!آپ question لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:جناب سپیکر!تنقید کرنے کے لئے تو یہاں پر ایک صاحب کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ گوندل صاحب پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب سپیکر:کون؟

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:علی حیدر نور خان نیازی صاحب۔ان کو تنقید کرنے کے لئے گالیاں دینے کے لئے تو ٹائم دے دیا جاتا ہے لیکن ہمیں کہا جاتا ہے کہ provision ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر:میں تو کوئی ایسی بات نہیں کرتا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!گوندل صاحب 108 ممبران کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ہم نے چیف منسٹر کو کبھی بات کرنے سے نہیں روکا۔آپ انہیں بھی بات کرنے کی اجازت دیں،یہ پارلیمانی روایات ہیں۔

جناب سپیکر:نولاٹیا صاحب!پارلیمانی بورڈ میں یہ فیصلہ ہوا ہے،ہم نے مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔اگر آپ سُننا چاہتے ہیں تو آپ کی مہربانی ہے۔(قطع کلامیاں)

This is not good. جی،آپ question کریں۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:جناب سپیکر!میں بات کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ یہ آپ کے فیصلے ہیں، میرے اکیلے کے فیصلے نہیں ہیں۔ بڑی مہربانی، اپنے فیصلوں کا خود ہی خیال کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! House in order کرائیں۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House. Order in the House.

جی، شاہجہان صاحب! سوال کریں۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3890 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب، بچیکی سے لے کر سید والا سڑک کی مرمت کا مسئلہ

*3890: جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں بچیکی سے لے کر سید والا تک کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کو 24 فٹ نئے سرے سے کشادہ اور بحالی کا کام وفاقی حکومت کے زیر اہتمام محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کروا رہا ہے۔ سڑک کی بحالی کا کام نومبر 2009 کو شروع ہوا تھا۔ محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی سے حاصل شدہ معلومات کے مطابق بحالی سڑک کی لاگت 24 کروڑ 37 لاکھ روپے ہے جو کہ الکبیر کنسٹرکشن کمپنی تعمیر کر رہی ہے۔ سڑک کو مرمت کرنے کی مدت ایک سال تھی جو کہ فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک نامکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت کے زیر اہتمام اس سڑک کی بحالی کا کام شروع ہے اور جو کہ فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک نامکمل ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ

ہے کہ اس سڑک کی کل لمبائی کیا ہے اور اب تک اس کا کتنا حصہ بحال ہو چکا ہے اور جو بقیہ سڑک ہے کیا اس کو صوبائی حکومت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محکمہ ہذا پاک پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے یہ جواب ملا تھا کہ سڑک کی بحالی کا کام نومبر 2009 کو شروع ہوا تھا اور اس پر 24 کروڑ 37 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ یہ جواب محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے ہی موصول ہوا ہے اور سڑک کی لمبائی کے متعلق ہمیں fresh question ملے تو ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: میرا سوال یہ ہے کہ اس سڑک کی maintenance and repair کی اصل ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی بتائیں، maintenance and repair کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): تعمیر چونکہ محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کر رہا ہے مکمل ہونے کے بعد Provincial Government کی ذمہ داری ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ اس سڑک کو بنانا محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کا کام ہے۔ فنڈز کی release کی وجہ سے یہ ان کی ذمہ داری ہو سکتی ہے لیکن اس کی maintenance and repair کی ذمہ داری Federal Government کے محکمہ کے تحت نہیں آتی وہ Government of the Punjab کے تحت آتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہی کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! On her behalf. سوال نمبر 4029 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے راوی کے کنارے بستی گئوشالہ میں تین سپورٹس ہالز بنانے کی تفصیلات

*4029: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا بخش ٹاؤن انتظامیہ نے دریائے راوی کے کنارے آباد بستی گئوشالہ میں تین سپورٹس ہالز کے لئے ورک آرڈر جاری کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ہالز کی تعمیر کے لئے دو کروڑ روپے کے ٹینڈر شائع کرنے کے بعد ان کاموں کے لئے ورک آرڈر بھی جاری کر دیئے گئے، تعمیری کام کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ٹاؤن ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن نے گئوشالہ میں سپورٹس ہالز کے لئے کوئی ورک آرڈر جاری نہ کیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ان ہالز کے ٹینڈر شائع ہونے کے بعد ہی منصوبہ جات منسوخ کر دیئے گئے اور کوئی ورک آرڈر جاری نہ کیا گیا اور نہ ہی موقع پر کوئی تعمیری کام شروع ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ جو سوال ہے یہ 29۔ جولائی2009 کو بھیجا گیا اور اس کا جواب 12۔مارچ2012 کو آیا ہے۔ اس کا جو جز (ب) ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! وقفہ سوالات کے دوران معزز ممبران آفیشل گیلری میں بیٹھے افسران کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! آپ ادھر تو دیکھیں معزز ممبران گیلری میں افسران کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں اور اِدھر سوالوں کے جواب دیئے جا رہے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایوان کو in order کریں اور میرے سوال کی طرف بھی توجہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!.Order in the House

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جز(ب) میں سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ان ہالز کی تعمیر کے لئے 2 کروڑ روپے کے ٹینڈر شائع کرنے کے بعد ان کاموں کے لئے ورک آرڈر بھی جاری کر دیئے گئے، تعمیری کام کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جی، میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ضمنی سوال paper سے پڑھ کر نہیں کرنا بلکہ ویسے ہی کرنا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں محکمے سے سوال کر رہی ہوں اور مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنے دیں کہ انہوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ 'یہ درست نہ ہے'۔ ان سپورٹس ہالز کے ٹینڈر شائع ہونے کے بعد ہی منصوبہ جات منسوخ کر دیئے گئے تھے۔ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ ٹینڈر بھی شائع ہو گئے اس کے بعد منصوبہ جات منسوخ کر دیئے گئے آخر کیوں؟

جناب سپیکر: پہلے اس کا جواب لینے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے اس کے ٹینڈر کئے اور بعد میں منسوخ کر دیئے گئے اور ورک آرڈر بھی جاری نہیں کئے اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کے ٹینڈر جاری کئے گئے کہ تین سپورٹس ہالز تعمیر کئے جائیں۔ یہ منصوبہ مناسب جگہ پر نہیں تھا اس لئے اس منصوبے کو وہاں سے منسوخ کر دیا گیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! انہوں نے اس سلسلے میں کسی سے کوئی رائے بھی لی تھی یا نہیں، اس منصوبے کو کہیں پر discuss بھی کیا گیا یا نہیں اور پھر کس بنا پر اس منصوبے کو cancel کیا گیا، دوسری بات یہ ہے کہ ایک چیز بننے سے پہلے ہی ختم کر دی گئی پھر دوبارہ اللہ کے فضل و کرم سے اس سوال کو اتنی اہمیت دی گئی ہے جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے اس کو ایوان میں بھی پیش کر دیا گیا۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ محکمہ اس قسم کے مذاق ہمارے ساتھ کیوں کر رہا ہے؟ پچھلے اجلاس میں بھی یہی ہوا تھا کہ سوالوں کے جواب غلط دیئے گئے تھے جس پر ڈپٹی سپیکر صاحب نے محکمے کی سرزنش کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی کہ محکمہ ایوان میں غلط جواب دے کر ہمارا استحقاق مجروح کرتا ہے۔ اب بھی یہی ہو رہا کہ ایوان میں غلط

جواب آرہے ہیں۔ایک ایسا سوال جس کا وجود ہی نہیں ہے اس کو سوالات میں شامل کر لیا گیا جس کی وجہ سے بہت سے اہم سوالات ایوان میں آنے سے محروم رہ گئے۔(قطع کلامیاں)

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا!یہاں پر اتنی اہم بات ہو رہی ہے اور کچھ ممبران آفیشل گیلری میں افسران کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا!غلط جوابات کی وجہ سے ڈپٹی سپیکر صاحب نے پچھلے اجلاس میں محکمہ کی سرزنش کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس کی دوبارہ میٹنگ تک call نہیں ہوئی اور دوسری طرف غیر اہم سوالات کو ایجنڈے پر لایا جا رہا ہے جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے مزید یہ کہ آپ کی میرے سوال کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب والا!مجھے نہیں پتا کہ آپ کو سیکرٹری صاحب نے کس الجھن میں مبتلا کر دیا ہے۔آپ اس چیز کی اہمیت سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے کہ محکمہ غلط جواب دے رہا ہے اور اس سلسلے میں سابقا اجلاس میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا اور اس کمیٹی کا دوبارہ اجلاس کب ہو گا؟یہاں پر اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اور ایسے غیر اہم سوالات جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے انہیں ایجنڈے پر لایا جا رہا ہے اور بہت سے اہم سوالات کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جن سوالات کے جوابات غلط آئے ہیں ان کی تحقیق کر کے متعلقہ لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔جی،اگلا سوال!

جناب محمد نوید انجم: سوال نمبر 4155 ہے اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کا بجٹ و ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*4155: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کے ناظم اور نائب ناظم کا نام بتائیں؟

(ب) اس ٹاؤن کے سال 07۔2006 تا 09۔2008 کے بجٹ و ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران ٹاؤن ناظم اور نائب ناظم کو کتنی رقم تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور زیر استعمال گاڑیوں کی پٹرول و مرمت کی مد میں سالانہ ادا کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ٹاؤن کے ملازمین کو تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن کے ناظم اور نائب ناظم کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

چودھری محمد اشرف، ٹاؤن ناظم

ملک کلیم اللہ، نائب ٹاؤن ناظم

(ب)

ترقیاتی بجٹ 2006-07	5,53,85,849/- روپے
ترقیاتی بجٹ 2007-08	3,37,86,398/- روپے
ترقیاتی بجٹ 2008-09	5,93,17,407/- روپے

ترقیاتی سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تنخواہ / اعزازیہ ٹاؤن ناظم و نائب ناظم:

سال 2006-07	1,68,000/- روپے
سال 2007-08	1,68,000/- روپے
سال 2008-09	1,68,000/- روپے

مرمت گاڑی ٹاؤن ناظم:

سال 2006-07	58,139/- روپے
سال 2007-08	کوئی نہیں
سال 2008-09	22,700/- روپے

تفصیل پٹرول ٹاؤن ناظم:

سال 2006-07	1,89,981/- روپے
سال 2007-08	2,10,860/- روپے
سال 2008-09	2,53,043/- روپے

(د) تنخواہ عملہ عزیز بھٹی ٹاؤن:

سال 2006-07	16,45,232/- روپے
سال 2007-08	1,87,83,639/- روپے
سال 2007-08	1,87,83,639/- روپے
سال 2008-09	2,64,13,492/- روپے

ٹی اے / ڈی اے ملازمین:

سال2006تا2009 -/1,78,000روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جناب والا! یہ سوال اگست 2009 میں ہم نے جمع کرایا تھا اور اب 2012 آ گیا ہے۔ آپ اس کے جز(ب) کی طرف توجہ فرمائیں کہ عزیز بھٹی ٹاؤن کا ترقیاتی بجٹ 5 کروڑ 53 لاکھ روپے تھا اس میں سے انہوں نے جو لسٹ مجھے provide کی ہے اس کے مطابق جو ٹینڈر ہوئے ہیں وہ ایک کروڑ 57 لاکھ روپے کے ہوئے ہیں پیچھے 4 کروڑ روپے بچتے ہیں۔ اگلے سال کا جو ترقیاتی بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے وہ 3 کروڑ 37 لاکھ روپے کا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ترقیاتی بجٹ کا پچھلا 4 کروڑ روپیہ کدھر گیا ہے؟ اس سال کے ترقیاتی بجٹ کی جو انہوں نے list provide کی ہے اس کا grand total تک نہیں لگایا گیا، اسی طرح یہ 09-2008 کا ترقیاتی بجٹ 5 کروڑ اور 93 لاکھ روپے کا پیش کرتے ہیں اور 6 کروڑ 15 لاکھ روپے کے ٹینڈر لگا دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں 07-2006 میں 4 کروڑ روپے کا ترقیاتی بجٹ عزیز بھٹی ٹاؤن میں utilize نہیں کیا گیا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ 4 کروڑ روپیہ کہاں گیا جس کا اس میں ریکارڈ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح آگے جز(د) میں کہتے ہیں کہ ہم نے عملے کو 07-2006 میں 16 لاکھ 45 ہزار 232 روپے تنخواہ ادا کی، میرے وطن میں زلزلہ تو 2005 میں آیا تھا لیکن کاغذوں کے اندر کچھ اور figures ہیں۔ 07-2006 میں یہ بیوروکریسی کو تنخواہ دے رہے ہیں 16 لاکھ روپے اور 08-2007 میں ان کی تنخواہیں ایک کروڑ 87 لاکھ 83 ہزار روپے ہو گئی ہیں۔ ایک سال میں ایسا کون سا زلزلہ آ گیا ہے کہ figures اتنے زیادہ mismatch کر رہے ہیں؟ اس کے بعد 09-2008 کو انہوں نے بیوروکریسی کو جو تنخواہ دی ہے وہ 2 کروڑ 64 لاکھ روپے بنتی ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ڈویلپمنٹ کا بجٹ بیوروکریسی کی تنخواہوں میں چھپا کر کہیں اور utilize کیا جا رہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پر فی الفور کمیٹی بنائی جائے جو اس کی تحقیقات کرے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب والا! یہ سارے figures ان لوگوں کے ہیں جنہیں ہم کرپٹ ناظم کہتے تھے اس کے علاوہ جو ایڈمنسٹریٹروں نے کرپشن کی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

کیونکہ یہ سوال ہی2009کا تھا۔اب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میں نےfiguresآپ کو بتا دیئے ہیں اور یہ وہیfiguresہیں جوon the floor of the Houseمجھےprovideکئے گئے ہیں۔ میں تو پہلے دن سے یہ کہتا تھا کہ عزیز بھٹی ٹاؤن میںserious corruptionہو رہی ہے۔ان چار سالوں میں عزیز بھٹی ٹاؤن کاڈویلپمنٹ بجٹ کہاں چلا گیا ہے؟میں اور میرے دوسرے colleague MPAsحاجی اللہ رکھا صاحب اور رانا تجمل صاحب یہاں تشریف فرما ہیں انہیں بھی نہیں پتا کہ یہ پیسے کہاں جا رہے ہیں اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کی تہہ تک پہنچنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ لوگوں کو تو پتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ انfiguresکو دیکھا جائے اور اس مسئلے پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب والا! میرے محترمcolleagueاور بھائی نے بڑے اچھے طریقے سے اس سوال کی وضاحت کی ہے اور اس پر نکتہ چینی بھی کی ہے اس کے علاوہ انہوں نے جوpointsاٹھائے ہیں وہ بھی کافی مؤثر ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہfiguresمیں کافی فرق نظر آ رہا ہے لہذا اس پر ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔ اس معاملے کی پوری تحقیقات ہوں گی اور جو لوگ اس ایوان کو غلطfiguresدینے میں شامل ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی بھی کی جائے گی۔شکریہ

حاجی اللہ رکھا: جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ کے سپرد کرتے ہیں اور آپ تینوں صاحبان بھی اس میں شامل ہوں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ نے اس مسئلے پر توجہ فرمائی ہے اور ہم تینوں ممبران کو پہلے سے موجود سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ میں شامل کیا ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس کمیٹی میں اپوزیشن کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی سوال کرنا چاہتی ہیں؟ آپ سوال پر آ جائیں تو ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے اس میں اپوزیشن کو بھی شامل کیا جائے تاکہ پتا چلے کہ ہو کیا رہا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس کمیٹی میں اپوزیشن کا کوئی ممبر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس کمیٹی میں اپوزیشن سے کوئی ممبر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر ضرورت ہوئی تو ان کو بھی بلائیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ کیسی کمیٹی ہے جس میں اپوزیشن کا کوئی ممبر نہیں ہے؟

جناب سپیکر: میں check کرتا ہوں I will check it up اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں سوال پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ آپ ہیں؟ آپ سوال نمبر بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں سوال پر ہی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں بلکہ سوال نمبر بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ابھی جو عزیز بھٹی ٹاؤن پر بات ہو رہی تھی میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: وہ بات تو ختم ہو گئی ہے، اس پر تو بات over ہو گئی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے ایک general بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 4243 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں مچھرمار سپرے کی تفصیلات

*4243: محترمہ نگہت ناصر شیخ :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور شہر میں ضلعی حکومت نے مچھرمار سپرے مہم کب شروع کی؟

(ب) ضلعی حکومت نے لاہور شہر کو مچھرمار سپرے مہم کے لئے کتنے ٹاؤنزاور کتنی یونین کونسلوں میں تقسیم کیاہے؟

(ج) ضلع لاہور میں ضلعی حکومت نے کس شیڈول کے تحت سپرے مہم کاآغاز کب سے شروع کیاہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) لاہور شہر میں2011سے اس وباء کے پھیلنے کے بعد ضلعی حکومت مچھرمار مہم جاری رکھے ہوئے ہے اور سارے ضلع میں مسلسل لاروی سائڈنگ کی جارہی ہے اور ٹارگٹ کیس پر سپرے بھی کیاجارہاہے۔

(ب) ضلعی حکومت نے لاہور شہر کو9ٹاؤنزاور150یونین کونسل میں تقسیم کیاہے۔

ٹاؤن مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔	راوی ٹاؤن	2۔	شالامار ٹاؤن
3۔	واہگہ ٹاؤن	4۔	عزیز بھٹی ٹاؤن
5۔	داتا گنج بخش ٹاؤن	6۔	سمن آباد ٹاؤن
7۔	علامہ اقبال ٹاؤن	8۔	گلبرگ ٹاؤن
9۔	نشتر ٹاؤن		

(ج) ضلعی حکومت 2011 میں وبائی پھیلاؤکے بعد سے مسلسلtargeted caseکو(WHO) کی ہدایت کے مطابق سپرے کر رہی ہے اور باقاعدہ سپرے مہم کاآغاز مارچ 2012سے شروع کردیاگیاہے۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ضلعی حکومت نے جو مچھرمار سپرے کیاہے یہ سوال اس بارے میں ہے-پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا جواب پڑھ لیں-یہ سوال ستمبر 2009میں پوچھا گیااور اس کا جواب 12۔مارچ2012کوآیاہے-انہوں نے 2011سے جواب دیناشروع کیاہے کیونکہ جب2009میں یہ

سوال پوچھا گیا تھا تو consideration میں 10-2009 اور 11-2010 کی وہی ساری duration تھی۔ ان کا محکمہ سمجھتا ہے کہ مچھر مہم 2011 میں شروع کی گئی تھی۔ اگر اس جواب کو پڑھا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ جو as it is لکھا ہے وہ ویسے ہی ہے تو اس کے بعد صوبے میں جو ڈینگی کا incident ہوا تھا اس میں ہلاکتوں کی تعداد بتا دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ کیا وجوہات تھیں کہ سپرے ہونے کے باوجود اتنی زیادہ ہلاکتیں ہوئیں، اس کے ذمہ داران کون تھے؟

جناب سپیکر: جلدی جلدی کر کے دو منٹ کے اندر wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہم نے مچھر مار مہم میں جو اقدامات کئے ہیں وہ تو اس جواب کے ذریعے آپ کے سامنے پیش کر دیئے گئے ہیں لیکن اگر محترمہ مزید تفصیلات جاننا چاہتی ہیں تو fresh question کریں ہم اس کی تفصیلات فراہم کر دیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ یہ جواب پڑھ لیں کہ انہوں نے اس میں کون سی تفصیلات بیان کی ہیں پھر مجھے بتا دیں چونکہ مجھے تو کوئی تفصیل نظر نہیں آئی۔ میں نے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے صرف یہ پوچھا تھا کہ جواب کے مطابق 2011 سے انہوں نے سپرے شروع کیا تھا جو آج تک جاری و ساری ہے۔ اگر انہوں نے وبائی امراض کے خلاف سپرے کیا ہے تو ڈینگی سے جو اتنی زیادہ ہلاکتیں ہوئی ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں، کیا سپرے ناقص تھا، اگر سپرے ناقص تھا تو یہ سارا کچھ اس طرح کیوں ہوا، mismanagement کیوں ہوئی؟ یہ اس کا جواب بتائیں۔ یہ جو بجلی اور لوڈشیڈنگ کی وضاحتیں فرما رہے ہیں انہیں چھوڑیں اور Question Hours پر concentrate کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: تین چار اکٹھے کر لیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جز (ج) میں لکھا ہوا ہے WHO کے تحت سپرے کرنے کی ہدایت اور پھر اسے مکمل کیا گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ World Health Organization کتنی funding کرتی ہے؟ ہم ایک طرف تو کہتے ہیں کہ کسی کی مدد نہیں لیتے اور دوسری طرف سے ایک آرگنائزیشن سے مدد لے رہے ہیں اور لکھ کر بھی دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آج کی تو نہیں بلکہ پرانی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ٹائم ختم ہونے والا ہے اس لئے جلدی جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلعی حکومت نے لاہور شہر کو مچھر سپرے مہم کے لئے کتنے ٹاؤنز اور کتنی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا اس کے جواب کی تفصیل فراہم کر دی گئی ہے جبکہ جز(ج) میں لکھا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں ضلعی حکومت نے کس شیڈول کے تحت سپرے مہم کا آغاز شروع کیا اس کے مطابق ہم نے اس کے جوابات بڑے واضح کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: Question Hours is over now. اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع خوشاب میں پچھلے پانچ سالوں میں شاہرات کی صورتحال

*921: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب کی ضلعی حکومت اور حکومت پنجاب نے پچھلے پانچ سالوں میں شاہرات کی نئی تعمیرات 11 پرانی شاہرات کی مرمت، شوگر سیس کی نئی شاہرات 11 شوگر سیس کی شاہرات کی مرمت کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی تھی ان میں سے کتنی نئی شاہرات مکمل ہو گئی ہیں، کون سی مرمت ہوئی ہیں ان سب کی تفصیل پی پی وار۔39، 40، 41 اور پی پی۔42 دی جائے؟

(ب) پانچ سالوں میں شوگر سیس ضلع خوشاب میں کتنا جمع ہوا؟

(ج) مالی سال09-2008 میں ضلعی حکومت اور حکومت پنجاب نے نئی شاہرات اور پرانی شاہرات کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی ہے، پچھلے پانچ سالوں کی شوگر سیس کی آج تک کتنی رقم بقایا پڑی ہے اور اس میں سے کون کون سی نئی سڑکیں بن رہی ہیں اور کون کون سی سڑکیں مرمت کے لئے رکھی گئی ہیں، آگاہ فرمائیں؟

(د) اگر مندرجہ بالا فنڈ میں سے کوئی lapse یا surrender ہوئے ہیں تو کیا حکومت ان ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع خوشاب کی ضلعی حکومت اور حکومت پنجاب نے پچھلے پانچ سالوں میں شاہرات کی نئی تعمیر کی مد میں 185.492 ملین روپے مختص کئے اور 130 نئی شاہرات کی تعمیر کی گئی جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں پرانی شاہرات کی مرمت کی مد میں 334.930 ملین روپے مختص کئے اور 229 پرانی شاہرات کی مرمت و بحالی کی گئی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع خوشاب کی ضلعی حکومت نے پچھلے پانچ سالوں میں شوگر سیس کی مد میں محکمہ شاہرات خوشاب کو کل 12 سکیموں کے لئے جن کا تخمینہ لاگت 74.247 ملین روپے بنتا ہے جن میں سے 9 نئی تعمیر اور 3 کی خصوصی مرمت اور بحالی کے لئے مبلغ 65.078 ملین کے فنڈز جاری کئے گئے جس میں سے 6 نئی شاہرات کو مکمل کر لیا گیا ہے جن پر کل لاگت 33.233 ملین روپے بنتی ہے جبکہ 3 شاہرات پر کام جاری اور وہ بھی عنقریب مکمل کر لی جائیں گی۔ 3 پرانی سڑکوں میں سے 2 پر بحالی کا کام مکمل ہو چکا ہے جن پر کل لاگت 11.271 ملین روپے بنتی ہے اور ایک پر بحالی کا کام جاری ہے جسے عنقریب مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) 07-2006 سے 11-2010 تک شوگر سیس کی مد میں۔/4,80,44,226 روپے فنڈ جمع ہوا۔

(ج) مالی سال 09-2008 میں ضلعی حکومت خوشاب نے شوگر سیس پروگرام کے تحت نئی سڑکوں کی تعمیر کی مد میں 21.726 ملین روپے کے فنڈز مختص ہوئے اور پرانی شاہرات کی

مرمت اور بحالی کی مد میں ملین روپے مختص کئے۔ پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل جز(ب) میں بیان کی جاچکی ہے۔

(د) اب تک شوگر سیس کی مد میں کل65.078ملین روپے کے فنڈز جمع ہوئے جن میں سے 6 نئی شاہرات کو مکمل کر لیا گیا ہے اور2 پرانی شاہرات کی مرمت اور بحالی کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے جبکہ دو نئی شاہرات کی تعمیر اور ایک پرانی شاہراہ کی بحالی اور مرمت کی منظوری 10۔2009میں ہوئی اور ان پر کام جاری ہے۔ یہ فنڈزlapsableنہ ہیں۔

لاہور۔غلام محمد بھٹی کالونی گلی نمبر6کو پختہ کرنے کا مسئلہ

*4884:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) غلام محمد بھٹی کالونی گلی نمبر6بی نزد گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کوٹ لکھپت چونگی امر سدھو لاہور ابھی تک پختہ نہ ہے جبکہ اس کالونی کی باقی تمام گلیاں پختہ ہیں؟

(ب) کیاحکومت اس گلی کو بھی پختہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(راناثناءاللہ خان):

(الف) غلام محمد بھٹی کالونی گلی نمبر6نزد گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کوٹ لکھپت چونگی امر سدھو، ٹاؤن کونسل نشتر ٹاؤن کی طرف سے منظوری وفراہمی فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے پختہ نہ ہو سکی ہے۔

(ب) یہ کہ گلی نمبر6کو منظوری وفراہمی فنڈ کے بعد پختہ کر دیا جائے گا۔

راوی ٹاؤن لاہور۔بغیر نقشہ منظوری عمارات کی تعمیر کی تفصیل

*5410: محترمہ راحیلہ خادم حسین:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور میں عملے کی ملی بھگت سے110عمارات نقشے کے بغیر بنالی گئیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور میں غیر قانونی طور پر بنائی گئی عمارتوں میں اندرون موچی، بھاٹی، دہلی، لوہاری اور شیرانوالہ گیٹ بھی شامل ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست نہ ہے کہ 110 عمارات نقشہ کے بغیر تعمیر کی گئیں۔ راوی ٹاؤن پلاننگ برانچ نے اب تک 200 عمارات کے نقشے منظور کئے ہیں جبکہ ناجائز تعمیرات کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ انفورسمنٹ انسپکٹران نے اب تک بلڈنگ مالکان کے خلاف غیر قانونی تعمیرات کے سلسلہ میں 55 ایف آئی آرز درج کرائی ہیں۔

(ب) درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور میں غیر قانونی طور پر بنائی گئی عمارتوں میں اندرون موچی، بھاٹی، دہلی، لوہاری اور شیرانوالہ گیٹ شامل ہیں۔ چونکہ اندرون شہر میں عمارات کا نقشہ جمع کرانے پر پابندی ہے اس لئے جہاں بھی غیر قانونی تعمیرات ہوتی ہیں ان مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور۔اندرون شہر تعمیر غیر قانونی عمارات کی تعداد و تفصیل

*5411: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او لاہور نے اندرون شہر لاہور میں کتنی غیر قانونی تعمیر شدہ عمارتوں کو گرانے کا حکم دیا؟

(ب) اندرون شہر میں غیر قانونی تعمیر شدہ عمارتیں کون کون سی اور کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ج) ڈی سی او لاہور نے کتنے مالکان کے خلاف غیر قانونی عمارتیں بنانے پر مقدمات درج کئے نیز ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) DCO لاہور نے تمام غیر قانونی عمارات کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے ہدایات جاری کی ہوئی ہیں جن پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

(ب) اندرون شہر میں غیر قانونی تعمیر شدہ عمارتیں، موچی گیٹ، لوہاری گیٹ اور شیرانوالہ گیٹ میں واقع ہیں جن کی تعداد 55 ہے۔

(ج) غیر قانونی عمارتوں کے خلاف شعبہ ریگولیشن ایف آئی آر درج کراتا ہے جس کی تعداد 55 ہے نیز جرمانہ عدالت کرتی ہے جو کہ ٹاؤن کے متعلقہ نہ ہے۔

رحیم یار خان، میگا پراجیکٹ کی تفصیلات

*5461: محترمہ مائزہ حمید: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے میگا پراجیکٹ جاری ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک نامکمل ہیں، ان کا تخمینہ لاگت کیا ہے، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں صرف ایک میگا پراجیکٹ سیوریج سکیم رحیم یار خان سٹی مع ٹریٹمنٹ پلانٹ جاری ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں ابھی تک یہ پراجیکٹ جاری ہے جس کا تخمینہ لاگت مبلغ 2576.370 ملین روپے ہے۔ جون 2011تک مبلغ 1865.360ملین روپے خرچ ہوئے۔مالی سال12۔2011کے لئے مبلغ652.196ملین روپے ریلیز کئے گئے جن میں سے مبلغ326ملین روپے خرچ ہوئے۔ٹوٹل خرچ ماہ جنوری2012تک مبلغ2191.360 ملین روپے ہوئے ہیں۔

رحیم یار خان میں صفائی کی ابتر حالت کی تفصیلات

*5465: محترمہ مائزہ حمید: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے رحیم یار خان میں صفائی کے لئے کتنا عملہ ڈیوٹی دے رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں صفائی کا کوئی بندوبست نہیں ہے شہر میں جگہ جگہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر عرصہ دراز سے پڑے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں کوئی ٹاسک فورس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو شہر کی صفائی کی نگرانی کرے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ٹی ایم اے رحیم یار خان میں614ملازمین بطور عملہ صفائی کام کر رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ عملہ کو یونین کونسل وار تقسیم کیا ہوا ہے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر صفائی کر کے کوڑا کرکٹ اُٹھا رہے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ رحیم یار خان کی طرف سے ہر یونین کونسل کے لئے ایک گزٹیڈ آفیسر کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے جو صفائی کی بابت رپورٹ DCO صاحب کو روزانہ کی بنیاد پر ارسال کرتے ہیں۔

ٹی ایم اے کھاریاں کا ترقیاتی بجٹ و دیگر تفصیلات

*5560: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایم اے کھاریاں کا پچھلے تین سال کا ترقیاتی بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم کس کس قسم کے ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں موضع ڈنگہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) اس وقت کتنے منصوبہ جات جاری ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ٹی ایم اے کھاریاں کا پچھلے تین سال کا بجٹ درج ذیل ہے:۔

سال 10۔2009۔ /105000000روپے (10کروڑ50لاکھ روپے) سال 10۔2009 کا بجٹ گورنمنٹ نے جون 2009 میں منظور کیا تھا اس لئے اس سال کے ترقیاتی فنڈز خرچ نہ ہو سکے جو کہ سال 10۔2009 کے ترقیاتی بجٹ میں شامل کر لئے گئے تھے۔

سال 11۔2010 ۔/71250000روپے

سال 12۔2011 ۔/1113350000روپے

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران شروع کئے جانے والے ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	تعمیر سڑکات پی سی سی	۔/21230000روپے
2۔	تعمیر گلیاں و نالیاں، نالہ جات	۔/5700000روپے
3۔	تعمیر مرمت سیوریج و مین ہول کور	۔/800000روپے
4۔	تنصیب و مرمت واٹر سپلائی	۔/1450000روپے

5۔ مرمت مذبحہ خانہ ۔/200000روپے
6۔ صفائی نالہ جات ۔/100000روپے

(ج) موضع ڈنگہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے ان کے نام و تخمینہ لاگت اور مدت (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے ان کے نام و تخمینہ لاگت اور مدت تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد۔بس ٹرمینل کی تعمیر کا مسئلہ

*5831:رانا محمد افضل خان:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد کے جنرل بس سٹینڈ کے مکمل کر لئے جانے کے بعد بس ٹرمینل کب تک تعمیر کیا جائے گا؟

(ب) کیا بس ٹرمینل کا ڈیزائن تیار کرنے کے لئے کسی کمپنی سے معاہدہ طے پا چکا ہے،اگر ہاں تو یہ ڈیزائن کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ج) کیا ڈیزائن تیار کروانے کے لئے رقم مخصوص کی جا چکی ہے،اگر نہیں تو اس بارے کیا کرنا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) بس ٹرمینل تعمیر ہو چکے ہیں۔

(ب) مذکورہ کام محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے ذمے لگایا گیا ہے۔جنہوں نے اس کو مکمل کروایا ہے۔

(ج) جواب جز(الف و ب) کے مطابق ہے۔

فیصل آباد شہر انٹرچینج سرگودھا روڈ کی چوڑائی کی تفصیلات

*5832:رانا محمد افضل خان:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر انٹرچینج تک سرگودھا روڈ کی چوڑائی 80فٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چوک دربار جامع چشتیہ پر سرگودھا روڈ کی چوڑائی قبضہ مافیا کی سڑک کی زمین پر دکانیں بنانے کی وجہ سے کم ہے اور یہ ٹریفک کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی وجہ ہے؟

(ج) کیا سڑک کو اصل 80 فٹ چوڑائی پر لانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) سرگودھا روڈ کے سیکشن M-3 تا PMC چوک کی چوڑائی 80 فٹ تا 90 فٹ ہے۔ بمطابق ریکارڈ محکمہ مال کل جگہ کے درمیان میں دورویہ 66 فٹ اسفالٹ روڈ ہے۔ دونوں اطراف بلڈنگ لائن کے ساتھ ڈرین کے اوپر 5 فٹ چوڑا فٹ پاتھ ہے۔ اسفالٹ روڈ اور فٹ پاتھ کی درمیانی جگہ میں برک سولنگ لگی ہوئی ہے۔

(ب) جامعہ چشتیہ چوک میں جو تجاوزات بصورت دکانات تھیں، گرائی جا چکی ہیں اور جگہ مذکورہ پر برائے سہولت عوام سلپ روڈ بنائی جا چکی ہے۔

(ج) M-3 انٹرچینج تا پنجاب میڈیکل کالج چوک پہلے ہی 80 فٹ ہے اور بعض جگہ چوڑائی اس سے بھی زیادہ ہے۔

منڈی بہاؤالدین، ڈنگہ شہر میں تجاوزات کے خاتمے کا معاملہ

*5896: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ شہر میں TMA نے چوک میاں نواز شریف کھاریاں روڈ اور چوک منڈی بہاؤالدین، دونوں چوکوں میں خوبصورتی کو ختم کر کے ٹیوب ویلز لگا دیئے ہیں؟

(ب) کیا TMA شہر کی خوبصورتی کو بحال کرنے کے لئے مذکورہ چوکوں سے تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ TMA نے چوک میاں نواز شریف (سابقا فوارہ چوک) کھاریاں روڈ اور چوک منڈی بہاؤالدین میں ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں چونکہ ڈنگہ شہر میں واٹر

سپلائی کی فراہمی کے لئے ٹیوب ویل لگانے کے لئے اور کوئی مناسب جگہ دستیاب نہ تھی۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر ٹیوب ویل نصب کئے گئے تھے۔

(ب) متذکرہ بالا دونوں چوکوں سے تجاوزات ختم کرادی گئی ہیں تاہم دونوں چوکوں میں نصب شدہ ٹیوب ویل ہٹائے جانا ممکن نہ ہے کیونکہ ان کی وجہ سے ڈنگہ شہر میں پانی کی فراہمی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔

پی پی۔72 فیصل آباد میں عملہ صفائی کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5939: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں کتنے ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران عملہ صفائی کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں، یہ گاڑیاں کب خریدی گئی تھیں؟

(د) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور کون کون سی خراب پڑی ہیں، ان گاڑیوں کے سال 09-2008 اور 10-2009 کے مرمت / پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) اس حلقہ میں مزید کتنے عملہ صفائی کی ضرورت ہے اور کب تک فراہم کیا جائے گا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں عملہ صفائی کی کل تعداد 328 ہے۔

(ب) شعبہ ہذا کے تمام عملہ بشمول عملہ صفائی پر تنخواہ کی مد میں سال 09۔2008 کے دوران مبلغ ۔/367,086,270 روپے اور 10۔2009 کے دوران تنخواہوں کے اخراجات مبلغ ۔/410,275,355 روپے آئے ہیں۔

(ج) شعبہ ہذا میں شہر فیصل آباد کا کوڑا کرکٹ اٹھوانے کے لئے گاڑیوں کی کل تعداد 98 ہے جن میں سے 34 گاڑیاں خراب ہیں اور 64 گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھا رہی ہیں۔ 64 گاڑیوں میں سے 38 گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھانے والی اور بقایا helping گاڑیاں ہیں۔ سال 2007 اور 2008 میں 26 گاڑیاں خریدی گئیں اور بقایا گاڑیاں میونسپل کارپوریشن، ٹی ایم اے سٹی فیصل آباد سے ٹرانسفر ہوئی تھیں۔

(د) شعبہ ہذا میں 64 گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور 34 گاڑیاں خراب ہیں۔ گاڑیوں کی مرمت پر برائے مالی سال 09۔2008 میں اخراجات مبلغ۔/194,300 روپے اور 10۔2009 میں مبلغ۔/6,778,273 روپے (بشمول خریداری ٹائر) آئے ہیں اور پٹرول برائے سال 09۔2008 کے اخراجات مبلغ۔/60,956,024 روپے اور مالی سال 10۔2009 کے پٹرول کے اخراجات مبلغ۔/66,904,794 روپے آئے ہیں۔

(ہ) اس حلقہ میں مزید 272 سینٹری ورکرز کی ضرورت ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے نئی اسامیوں کی تخلیق پر پابندی عائد ہے۔ پابندی کے اٹھنے کے بعد نئی اسامیوں کی تخلیق کے لئے گورنمنٹ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد حسب ضابطہ بھرتی کی جائے گی۔

پی پی۔72 فیصل آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کی تفصیلات

*5940: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں کس کس یو سی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں، یہ کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے تھے ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ج) کس کس یو سی میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے ہیں؟

(د) مالی سال 10-2009 میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جا رہے ہیں ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی جانب سے کلین ڈرنکنگ واٹر پروگرام (CDWA) کے تحت پی پی۔72 فیصل آباد میں ایک بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے چونکہ کوئی پلانٹ نصب ہی نہ ہوا ہے لہذا کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(د) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی جانب سے کلین ڈرنکنگ واٹر پروگرام (CDWA) کے تحت مالی سال 10۔2009 سے تاحال کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا جا رہا ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ٹی ایم اے لیاقت پور ترقیاتی کاموں میں کرپشن کی تفصیلات

*5951: میاں شفیع محمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کے رحیم یار خان دورے کے دوران اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ ٹی ایم اے لیاقت پور میں ترقیاتی کاموں کے جاری ہونے والے ٹینڈرز میں کرپشن ہوئی ہے جس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے تمام جاری ہونے والے ٹینڈرز منسوخ کرنے کا حکم صادر فرمایا اور ان کی تحقیقات کے بعد دوبارہ جاری کرنے کا کہا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کے احکامات کے بعد مذکورہ ٹی ایم او نے ان میں سے کچھ ٹینڈر کینسل کروا دیئے اور جن ٹینڈرز میں کرپشن کی گئی تھی وہ ٹی ایم او لیاقت پور نے ڈی سی او رحیم یار خان کو misguide کر کے وہ ٹینڈر منظور کروا دیئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کی تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف کے رحیم یار خان کے دورہ کے دوران ایسے کوئی ٹینڈرز نہیں ہوئے جن کو کرپشن کی وجہ سے روکا گیا ہو یا دوبارہ جاری کرنے کے احکامات جاری ہوئے ہوں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ TMO نے کچھ ٹینڈرز منسوخ کر کے باقی منظور کر لئے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان نے ٹی ایم او لیاقت پور کی رپورٹ کی توثیق کی ہے اور اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ڈی سی اور رحیم یار خان کا ٹی ایم اے کے ٹینڈر منظور و منسوخ کرنے سے کوئی تعلق نہ ہے اور نہ ہی مذکورہ ٹی ایم اے کے کسی بھی ٹینڈر کو منسوخ کرنے کے لئے ڈی سی اور رحیم یار خان نے حکم دیا ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*5953: محترمہ زیب جعفر: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی۔289اور290رحیم یار خان میں07-2006سے اب تک کتنے ترقیاتی کام کرائے گئےاوران پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناءاللہ خان):

حلقہ پی پی۔289اور پی پی۔290 رحیم یار خان میں07۔2006 سے جتنے بھی ترقیاتی کام ہوئے ہیں اوران پر جتنی رقم خرچ ہوئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	پی پی۔289			پی پی۔290		
سال	تعداد سکیم	مالیت(ملین)	خرچہ	تعداد سکیم	مالیت(ملین)	خرچہ
2006۔07	Nil	Nil	Nil	08	4.916	4.762
2007۔08	6	8.000	7.256	Nil	Nil	Nil
2008۔09	3	8.000	4.270	Nil	Nil	Nil
2009۔10	5	7.998	7.634	3	7.999	3.405
2010۔11	5	7.998	7.634	3	9.319	5.447
2011۔12	4	8.000	3.357	8	8.000	1.346

لاہور کی رہائشی آبادیوں میں غیر قانونی ٹیلی فون ٹاورز کے خلاف کارروائی کا معاملہ

*5960: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور کی رہائشی آبادیوں میں غیر قانونی ٹیلی فون ٹاورز موجود ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ قانونی طور پر رہائشی آبادیوں میں ٹیلی فون ٹاورز لگانے کی اجازت نہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان غیر قانونی ٹاورز کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں توکب اوراگر نہیں توکیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے کہ لاہور کی زیادہ تر آبادیوں میں غیر قانونی ٹاورز موجود ہیں۔

(ب) جنوری2009 سے پہلے BTS ٹاورز رہائشی آبادیوں میں لگائے جا سکتے تھے اور زیادہ تر ٹاورز 2009 سے پہلے کے لگے ہوئے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی 2009 کے مطابق BTS ٹاورز صرف کمرشل پراپرٹی پر لگائے جا سکتے ہیں۔ ماحولیاتی قوانین ٹیلی فون ٹاورز کے بارے میں واضح نہ ہیں۔ کمپنیاں ماحولیاتی این او سی لینے سے گریزاں ہیں اس سلسلے میں ہائی کورٹ میں ایک کیس نمبر 2009/18121 مقصود بنام TMO وغیرہ) زیر سماعت ہے۔

(ج) عدالت عالیہ کے زیر سماعت مقدمہ میں تمام ٹیلی کام کمپنیاں فریق ہیں۔ کیس کا حتمی فیصلہ آنے پر ماحولیات کے قوانین نافذ کئے جا سکیں گے۔

لاہور۔بکر منڈی کی منتقلی کی تفصیلات

*5998: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بکر منڈی بند روڈ سے شاہ پور کانجراں ملتان روڈ منتقل ہو چکی ہے نیز اس بکر منڈی میں کن اقسام کے جانوروں کی خرید وفروخت ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے جانوروں کی منڈی کی منتقلی تاحال تاخیر کا شکار ہے، اگر ہاں تو وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت نئے سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ بکر منڈی مویشیاں بند روڈ سے شاہ پور کانجرہ منتقل ہو چکی ہے اور اس میں بڑے جانوروں کی خرید فروخت ہوتی ہے۔

(ب) شاہ پور کانجراں میں چھوٹے جانوروں کی منڈی پیر کے روز لگانے کے لئے بذریعہ اخبارات اعتراضات وصول ہو چکے ہیں۔ ضروری کارروائی مکمل کر کے اپریل2012 تک منڈی شاہ پور کانجراں منتقل کر دی جائے گی۔

(ج) نئے سلاٹر ہاؤس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اس وقت صرف بیف فروخت کیا جا رہا ہے۔

اوکاڑہ، رسول پور آبادی تا چک حافظ لال سڑک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*6022: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رسول پور آبادی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا چک حافظ لال سڑک کب اور کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) مذکورہ سڑک جون2003 میں مکمل ہوئی اور اس کی لاگت مبلغ۔/27,66,000روپے تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ آبادی رسول پور تا چک حافظ لال چوک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور قابل مرمت ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی لمبائی 11 کلو میٹر ہے۔1.98 کلو میٹر مالی سال 11۔2010 میں منظور کی گئی جو کہ ضلعی حکومت مرمت کروا چکی ہے جس کی ادائیگی بھی ابھی باقی ہے۔ بقیہ سڑک حکومت کی منظوری مع فنڈز کی دستیابی پر مرمت کر دی جائے گی۔

ضلع ساہیوال، ساہیوال تا موضع آڑاتلہ سڑک کی تعمیر کا معاملہ

*6044: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال تا چک موضع آڑاتلہ کی سڑک جس کی لمبائی تقریباً نو کلو میٹر ہے جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کے تقریباً تین کلو میٹر حصہ کی مرمت کر دی گئی ہے اور بقیہ حصہ جس کی لمبائی تقریباً چھ کلو میٹر بنتی ہے اس کی مرمت / تعمیر نہیں کی گئی، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیامتعلقہ انتظامیہ مذکورہ بالا سڑک کے بقیہ حصہ کو فوری طور پر تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں توکیوں؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ متعلقہ انتظامیہ نے مذکورہ سڑک جوکہ نوکلو میٹر بنتی ہے اس کی تعمیر کوریکارڈ میں مکمل کر دیاہے لیکن موقع پر ایسا نہیں کیا گیا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس سڑک کی لمبائی تقریباً نوکلو میٹر ہے اور کچھ حصہ مرمت طلب ہے۔

(ب) 2008۔09 میں 2.25 کلو میٹر محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی اور اسی سال میں محکمہ ڈسٹرکٹ روڈز نے بھی 2.50 کلو میٹر مرمت کی ہے اس کے علاوہ سال 2009۔10 میں بھی محکمہ ڈسٹرکٹ روڈز نے 0.80 کلو میٹر مرمت کی ہے اور بقیہ لمبائی مرمت طلب ہے۔

(ج) متعلقہ انتظامیہ مذکورہ بالا سڑک کے بقیہ حصہ کو مرمت کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز ملتے ہی بقیہ مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ سڑک کا جتنا کام کیا گیا ہے کاغذات میں اتنا ہی مکمل دکھایا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ۔ سڑکوں کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6053: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2009 سے آج تک ضلع اوکاڑہ میں کتنی نئی سڑکات تعمیر کی گئیں اور کتنی سڑکات کی مرمت کی گئی؟

(ب) اگر حکومت ضلع اوکاڑہ میں ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی مرمت کرواناچاہتی ہے توکب تک اگر نہیں توکیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) سال 2009۔10 میں ضلع اوکاڑہ میں مختلف ترقیاتی پروگرامز کے تحت 12 عدد نئی سڑکوں کی تعمیر کی گئی جن کی کل لمبائی 11.86 کلو میٹر ہے اور 46 عدد سڑکوں کی مرمت کی گئی جن کی کل لمبائی 135 کلو میٹر ہے۔ سال 2010۔11 میں 36 عدد سڑکوں کی تعمیر کی گئی جن کی

کل لمبائی32.02کلو میٹر ہے اور66عدد سڑکوں کی مرمت کی گئی جن کی کل لمبائی 190.54کلو میٹر ہے۔

(ب) حکومت ضلع اوکاڑہ میں ٹوٹی ہوئی سڑکوں کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر تمام سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی۔

قصور سٹی میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*6137: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قصور سٹی میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے اب تک کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جا چکے ہیں اور کب تک پورے شہر کو صاف پانی کی فراہمی کے اس منصوبے پر کام مکمل ہو جائے گا؟

(ب) ضلع قصور میں رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیاں کتنی ہیں اور غیر رجسٹرڈ کتنی ہیں؟

(ج) حکومت غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) کلین ڈرنکنگ واٹر پراجیکٹ یا ٹی ایم اے قصور کی جانب سے قصور شہر میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے۔ ٹی ایم اے قصور کسی نئے منصوبے کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کر رہا البتہ صاف پانی کی فراہمی کے لئے قصور نہر میں واٹر سپلائی موجود ہے۔ مزید یہ کہ پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی(MDFC) کی معاونت سے ٹی ایم اے قصور نے سی او یونٹ مصطفٰی آباد، کوٹ رادھا کشن، کھڈیاں اور راجہ جنگ کے علاقہ میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے28عدد واٹر سپلائی سکیمیں نصب کی ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل قصور6عدد رجسٹرڈ کالونیاں اور11عدد غیر رجسٹرڈ ہیں۔ ٹوٹل17عدد

تحصیل پتوکی12عدد رجسٹرڈ کالونی اور13عدد غیر رجسٹرڈ ہیں ٹوٹل25عدد

تحصیل چونیاں01عدد رجسٹرڈ کالونی اور32عدد غیر رجسٹرڈ ہیں۔ ٹوٹل33عدد

(ج) غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیوں کو نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں۔

مچھروں کے خاتمہ کے لئے سپرے کا مسئلہ

*6171:ڈاکٹر سامیہ امجد:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، فیصل آباد، قصور، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں فروری، مارچ 2010 میں مچھروں کی بہتات ہو گئی ہے، جبکہ حکومت نے بروقت سپرے کا کوئی اہتمام نہیں کیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کو اس عذاب سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ لاہور شہر میں مچھروں کی بہتات ہو گئی تاہم حکومت نے بروقت سپرے کا مؤثر اہتمام کیا۔

(ب) حکومت نے عوام کو اس عذاب سے بچانے کے لئے جو اقدامات کئے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور:۔

درست نہ ہے کہ فروری مارچ 2010 میں سپرے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے بلکہ حسبِ سابق اس سال بھی جنوری فروری مارچ 2010 میں شیڈول مرتب کر کے لاہور شہر میں یونین کونسل کی سطح پر عوامی نمائندگان و کوآرڈینیٹرز سے مل کر علاقوں میں فاگ سپرے آئی آر ایس سپرے اور مچھروں کی افزائش والی جگہوں جوہڑں وغیرہ میں کیڑے مار ادویات کا سپرے کیا گیا ان علاقوں سے باقاعدہ کوآرڈینیٹرز سے تصدیق کروائی گئی اور روزانہ کارکردگی کی رپورٹ مرتب کر کے افسرانِ بالا کو ارسال کی جاتی رہی ہے۔

لاہور شہر میں یونین کونسل وار اور ٹاؤن وار ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ اپنے اپنے علاقہ میں مؤثر قسم کی ادویات کے ساتھ سپرے کا کام تسلی بخش طریقہ سے انجام دے رہی ہیں۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قصور:

ضلع قصور میں مارچ، اپریل، مئی2010 کے مہینوں میں اربن ایریا اور اس سے ملحقہ رورل ایریا میں فوگنگ کی گئی ہے۔

اس وقت ضلع قصور کے رورل ایریا میں DGHS پنجاب سے منظور شُدہ پلان کے مطابق residual سپرے جاری ہے اور اربن ایریا میں فوگنگ کی جارہی ہے اس کے علاوہ ضلع بھر میں

1۔ larvicidingکی جارہی ہے۔
2۔ ملیریا سروے کئے جارہے ہیں۔
3۔ ملیریا سے متعلق آگاہی مہم جاری ہے۔
4۔ entomological سٹڈی کی جارہی ہے۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ:۔

یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ فروری اور مارچ،2010 میں مچھروں کی بہتات ہو گئی تھی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بروقت انتظام کر کے تمام ضلع میں سپرے کرواکر مچھروں کا خاتمہ کر دیا۔

ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں فروری اور مارچ2010 میں ضلع بھر میں سپرے کرواکر مچھروں کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔مزید ضلع گوجرانوالہ میں سپرے جاری ہے اور تاحکم ثانی ضلع گوجرانوالہ میں سپرے جاری رہے گا۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ:

محکمہ صحت ہر سال موسم گرما میں ماہ جولائی تا ستمبر میں مچھر سے متعلقہ بیماریوں کے لئے مخصوص جگہوں پر سپرے کراتا ہے اس سلسلہ میں2009 میں ضلع سیالکوٹ کی تمام تحصیلوں میں متعلقہ اہداف پر مذکورہ موسم میں سپرے کرایا ہے۔

لاہور: پارکنگ کے مسائل اور حکومتی اقدامات

*6181: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی سڑکوں پر پارکنگ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اور پارکنگ کا کوئی جدید منصوبہ بھی حکومت کے زیر غور نہیں ہے؟

(ب) لاہور میں اب تک کتنے پارکنگ پلازہ کی تعمیر کی اجازت حکومت نے دی ہے یا خود تعمیر کئے گئے ہیں لاہور میں مستقبل میں پارکنگ کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا ٹھوس منصوبہ بندی زیر غور ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور بھر میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈ غیر قانونی ہیں اتھارٹیز کی طرف سے مقرر کردہ پارکنگ کے ٹھیکہ دار بھی طے شدہ سے دوگنا پارکنگ فیس وصول کرتے ہیں، حکومت نے اس کے سدباب کا کیا انتظام کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پارکنگ کے ناقص انتظامات کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جو بسا اوقات حادثات کا موجب بن رہے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست نہ ہے۔ لاہور کی سڑکوں پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور (دفتر شہری سہولیات) اور ٹی ایم ایز کے زیر انصرام پارکنگ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ لبرٹی مارکیٹ اور مال روڈ پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے جدید ترین میٹرڈ پارکنگ سسٹم شروع کیا ہوا ہے جس سے عوام الناس مستفید ہو رہی ہے۔

(ب) لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی پارکنگ پلازہ تعمیر نہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور ایل ڈی اے کے تعاون سے مختلف جگہوں پر پارکنگ پلازہ تعمیر کرنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ مختلف جگہوں کا سروے کیا گیا ہے حتمی طور پر جن جگہوں پر پارکنگ پلازے تعمیر کرنے کی متفقہ رائے پائی گئی ہے ان کی تفصیل برتتمہ (الف)، (ب) اور تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی پروگرام کے پیش نظر ایل ڈی اے نے لبرٹی مارکیٹ اور شاہ عالمی مارکیٹوں میں پارکنگ پلازے تعمیر کئے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ پارکنگ سٹینڈ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (دفتر شہری سہولیات) اور ٹی ایم ایز (راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن) کے منظور شدہ ہیں۔ ان کے ٹھیکیداران صرف مقررہ فیس لینے کے مجاز ہیں اوور چارجنگ کو روکنے کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے باقاعدہ سکواڈ بنایا ہوا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن کے زیر انصرام پارکنگ سٹینڈ کی وجہ سے کہیں بھی ٹریفک کے مسائل نہ ہیں۔

راوی ٹاؤن لاہور۔عملہ صفائی کے ڈرائیورز کی تعداد و تفصیل اور کارکردگی

*6200: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بلدیہ لاہور کے زون راوی ٹاؤن میں عملہ صفائی کے ٹرک ڈرائیورز کی مجموعی تعداد اور ان کی جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے نیز ان میں سے کتنے اہلکاران ڈیوٹی پر روزانہ حاضر اور کتنے غیر حاضر ہوتے ہیں ماہ فروری2010 کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈرائیور صاحبان کے انچارج خود ہی ڈرائیورز کی جعلی حاضری لگاتے اور ان سے باقاعدہ منتھلیاں وصول کرتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈرائیور صاحبان اور ان کے انچارج کے خلاف سخت ترین انضباطی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) بلدیہ لاہور کے راوی ٹاؤن کے عملہ صفائی کے ٹرک ڈرائیور صاحبان اور اُن کی جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل بابت ماہ فروری2010 تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ روزانہ تمام ڈرائیورز ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں اور ان سے دو یا تین شفٹوں میں کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ڈرائیور اتفاقیہ یا حادثاتی چھٹی کرتا ہے تو اس کی باقاعدہ غیر حاضری لگائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ ڈرائیور صاحبان کی جعلی حاضری نہیں لگ سکتی۔ چونکہ ڈرائیورز کی حاضری کے ساتھ اس کی متعلقہ گاڑی کی لاگ بک maintain ہوتی رہتی ہے جس سے ڈرائیور کے اوقات کار اور کام کی تفصیل مختلف جگہوں پر روزانہ کی بنیاد پر تصدیق ہوتی ہے اس لئے ڈرائیورز کی جعلی حاضریاں ممکن نہیں ہیں۔

(ج) تفصیل جز(الف وب) بالا کے مطابق ہے۔

ڈی سی او چنیوٹ کی پرچیز کمیٹی اور خرید کردہ اشیاء کی تعداد و تفصیل

*6334:الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں ڈی سی او کی زیر نگرانی خریداری کے لئے پرچیز کمیٹی قائم کی گئی ہے اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد، نام، عہدہ اور گریڈ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں موجودہ ڈی سی او نے تعیناتی سے اب تک کون کون سی اشیاء کس مقصد کے لئے کتنی کتنی رقم سے کس کس تاریخ کو اور کس کس واؤچر کے ذریعے کس کس کمپنی سے خرید کی تھی؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک ضلع بھر میں مذکورہ ضروری اشیاء پر کتنی رقم خرچ کی ہے اور متعلقہ تمام معلومات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈی سی او چنیوٹ نے خریداری کے لئے تین ممبران پر مشتمل پرچیز کمیٹی قائم کی جس کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈی سی او چنیوٹ نے مختلف اوقات میں مختلف آئٹم خریدے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں ضروری اشیاء کی خریداری پر 09۔2008 میں کل۔/18,437,372.00 روپے اور 10۔2009 میں۔/43,65,226 روپے خرچ کئے گئے۔

قصور تا کوٹ رادھا کشن، سڑک کی دورویہ تعمیر کا معاملہ

*6341:ملک اختر حسین نول: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن سے براستہ کوٹ مہتاب خان، تا شیخم قصور روڈ کئی جگہ سے ٹوٹ چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصور سے کوٹ رادھا کشن اور کوٹ رادھا کشن سے بھائی پھیرو فیصل آباد اور ننکانہ صاحب جانے کے لئے کم ترین فاصلے پر مشتمل راستہ ہے؟

(ج) کیا حکومت قصور سے براستہ تا شیخم کوٹ رادھا کشن روڈ کو دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) قصور تا کوٹ رادھا کشن براستہ مہتاب خان شیخم سڑک کی کل لمبائی 31 کلو میٹر ہے جس میں سے 23 کلو میٹر کی حالت درست ہے جبکہ 8 کلو میٹر خراب حالت میں تھی اس میں سے 4 کلو میٹر سال 11۔2010 میں مرمت /کشادگی ڈسٹرکٹ قصور کے بجٹ میں سے کر دی گئی ہے جبکہ بقایا 4 کلو میٹر سڑک کی مرمت /کشادگی کو آئندہ سال 13۔2012 میں کرنے کا ارادہ ہے بشرطیکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قصور کو مناسب فنڈز مہیا ہو جائیں۔

(ب) قصور سے ننکانہ صاحب کو ملانے کے لئے یہ کم ترین فاصلہ ہے۔

(ج) بجٹ میں کمی کی وجہ سے سڑک کو دورویہ کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

نئے قبرستان قائم کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*6376: میاں نصیر احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نئے قبرستان قائم کرنے کا criteria کیا ہے؟

(ب) جن ہاؤسنگ سوسائٹیز میں قبرستان موجود نہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

(ج) کیا میتوں کو گھر کے اندر بھی دفن کرنے کی اجازت ہے، اگر ہاں تو کس قانون کے تحت ایسا کیا جاتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) قبرستان کے قیام اور دیکھ بھال کے لئے Punjab Graveyards (Preservation and Maintenance)Act1958 میں مکمل طریق کار وضع کیا گیا ہے۔

(ب) موجودہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز ولینڈ یوز سب ڈویژن رولز مجریہ 2010 کے تحت تمام ہاؤسنگ سکیموں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ 2 فیصد یا اس سے زائد رقبہ قبرستان کے لئے مختص کریں۔ اس شرط کی تکمیل کے بغیر ہاؤسنگ سکیم کی منظوری نہیں دی جاتی۔ اس سے قبل پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیمز (ریگولیشن) رولز 2005 کے تحت بھی ہاؤسنگ سکیم کی منظوری قبرستان کے لئے 2 فیصد یا اس سے زائد رقبہ مختص کرنے سے مشروط تھی۔

(ج) میتوں کو گھروں میں دفن کرنے کی اجازت نہ ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کے غلط جواب دینے اور آپ کی protection پر میں احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے اچھا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے جب گھر جانا ہو تو مجھ پر احسان کر کے جاتی ہیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر چیئرمین مہر اشتیاق احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر
7بج کر15منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 30۔مارچ2012بوقت 3بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔